حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک متبرک یادگار گھڑی



(جلسہ سالانہ برطانیہ کے ہزاروں ناظرین نے اس یادگار کی زیارت کا شرف حاصل کیا)

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

اکتوبر ۱۹۹۹ء

ایڈیٹر
نصر اللہ خاں ناصر

جلسہ گاہ کے سٹیج کا ایک منظر۔ حضور انور صدارت فرما رہے ہیں



↑ (آئیوری کوسٹ کے صدر مملکت کے نمائندہ وزیر مذہبی امور اپنے صدر مملکت کا پیغام سنا رہے ہیں)



پٹنی (لندن) برطانیہ کے ممبر پارلیمنٹ مسٹر ٹونی کول مین'
پرائم منسٹر برطانیہ جناب ٹونی بلئیر کا پیغام پیش کر رہے ہیں

احمدی انصار کی تربیت کے لئے

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

اخاء ۱۳۷۸ ہش

اکتوبر ۱۹۹۹ء

ایڈیٹر
نصر اللہ خان ناصر

اس شمارہ میں

جلد نمبر ـــــــ ۴۰
شمارہ نمبر ـــــــ ۱۰

شرح چندہ

پاکستان ـــــــ ساٹھ روپے سالانہ
قیمت فی پرچہ ـــــــ چھ روپے

پبلشر:۔ چوہدری محمد ابراہیم
پرنٹر:۔ قاضی منیر احمد
مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت:۔ دفتر ماہنامہ انصار اللہ
دار الصدر جنوبی۔ ربوہ



اداریہ

خدا تعالیٰ سے محبّت اور اخلاص کا تعلق

سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ربِّ کریم اور بندے کی محبت کا ایسا تعلق منصّۂ شہود میں آیا کہ جس کی نظیر ماقبل تاریخ عالم میں نظر نہیں آتی۔ اس اخلاص و محبت کے تعلق پر ہمارے مقدس آقا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کو ناز تھا۔ وہ اپنے ربِّ کریم کے وجود میں فنا ہو کر دائمی بقا بھی حاصل کر گئے۔ پھر حضرت اقدس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند اور غلام مہدی دوراں اور مسیح الزمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) علیہ السلام اسی تعلق محبت و اخلاص کو مضبوط کرنے کے لئے تشریف لائے۔ چنانچہ آپ نے اپنی آمد کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہو گا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہو گا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔"

(لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۰)

اقتباس مذکورہ کا اصل محور خدا تعالیٰ کی "خالص اور چمکتی ہوئی توحید" کا قیام ہے۔ جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کیا گیا۔ اور اس کا ماحصل خدا اور اس کی مخلوق میں اخلاص و محبت کے رشتہ کی مضبوطی، روحانیت کا قیام اور آسمانی بادشاہت کے ظہور کو ممکن بنانا ہے۔

پس یہی وہ عظیم مقصد ہے جس کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا قیام عمل میں آیا اور جس کی ایک عظیم الشان جھلک ۱۹۹۹ء میں دیکھی گئی ہے۔ جب کروڑوں کی تعداد میں مختلف نسلوں، زبانوں اور قومیتوں سے تعلق رکھنے والے ۱۵۰ ممالک سے خدا کے بندے عالمی وحدت کا منظر پیش کر رہے ہیں جس کی ایک جھلک اس شمارہ میں بھی پیش کی جا رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلك۔

امام الکلام

انقلاب عظیم!

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام لیکچر لاہور میں فرماتے ہیں:۔

"میں دیکھتا ہوں کہ ایک طرف تو خدا نے اپنے ہاتھ سے میری تربیت فرما کر اور مجھے اپنی وحی سے شرف بخش کر میرے دل کو یہ جوش بخشا ہے کہ میں اس قسم کی اصلاحوں کے لئے کھڑا ہو جاؤں۔ اور دوسری طرف اس نے دل بھی تیار کر دیئے ہیں جو میری باتوں کے ماننے کے لئے مستعد ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ جب سے خدا نے مجھے دنیا میں مامور کر کے بھیجا ہے۔ اسی وقت سے دنیا میں ایک انقلاب عظیم ہو رہا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں جو لوگ حضرت عیسیٰؑ کی خدائی کے دلدادہ تھے اب ان کے محقق خود بخود اس عقیدہ سے علیحدہ ہوتے جاتے ہیں اور وہ قوم جو باپ دادوں سے بتوں اور دیوتوں پر فریفتہ تھی بہتوں کو ان میں سے یہ بات سمجھ آ گئی ہے کہ بت کچھ چیز نہیں ہیں اور گو وہ لوگ ابھی روحانیت سے بے خبر ہیں اور صرف چند الفاظ کو رسمی طور پر لئے بیٹھے ہیں لیکن کچھ شک نہیں کہ ہزارہا بیہودہ رسوم اور بدعات اور شرک کی رسیاں انہوں نے اپنے گلے پر سے اتار دی ہیں۔ اور توحید کی ڈیوڑھی کے قریب کھڑے ہو گئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے زمانہ کے بعد عنایت الٰہی ان میں سے بہتوں کو اپنے ایک خاص ہاتھ سے دھکہ دے کر سچی اور کامل توحید کے اس دارالامان میں داخل کر دیگی جس کے ساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے۔ یہ امید میری محض خیالی نہیں ہے بلکہ خدا کی پاک وحی سے یہ بشارت مجھے ملی ہے۔ اس ملک میں خدا کی حکمت نے یہ کام کیا ہے تا جلد تر متفرق قوموں کو ایک قوم بنا دے اور صلح اور آشتی کا دن لاوے۔ ہر ایک کو اس ہوا کی خوشبو آ رہی ہے کہ یہ تمام متفرق قومیں کسی دن ایک قوم بننے والی ہے .... یہ زمانہ وہی زمانہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ مختلف فرقوں کو ایک قوم بنا دے اور ان مذہبی جھگڑوں کو ختم کر کے آخر ایک ہی مذہب میں سب کو جمع کر دے۔ اور اسی زمانہ کی نسبت جو تلاطم امواج کا زمانہ ہے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا[1] ...."

(لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۰۔۱۸۲)

---

[1] الکہف: ۱۰۰

کلام الامام

"۹۹ء میں یہ برکتیں پھیلیں گی"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے یکم جنوری ۱۹۹۹ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

"........۹۹ء کا سال جو اب طلوع ہوا ہے یہ بہت زیادہ برکتوں کا سال ہے اس کی کچھ برکتیں وہ ہیں جو ۹۸ء کے الہامات کے نتیجے میں اس سال کو حاصل ہوئی ہیں۔ اس سال نے ۹۸ء کا ورثہ پایا اور اب ۹۹ء میں یہ برکتیں پھیلیں گی۔ اور ۹۹ء میں جو خوشخبریاں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھیں وہ اتنی عظیم الشان ہیں' صرف یہ ذکر نہیں کہ تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا' وہ تو کایا ہی پلٹ گئی ہے۔ وہ دیکھ کر تو دل بلیوں اچھلتا ہے کہ سبحان اللہ' اللہ تعالیٰ نے کس طرح نئی صدی میں داخل ہونے کے انتظام جماعت کے لئے کر رکھے ہیں اور پہلے ہی سے کیا فیصلے کئے ہوئے تھے۔

الہامات کی اب شوکت دیکھئے۔ الہام ۱۸۹۹ء "مبشروں کا زوال نہیں ہوتا۔ گورنر جنرل کی پیش گوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آگیا"۔ مبشروں کا زوال نہیں ہوا کرتا باقی سارے زوال میں چلے جائیں۔ جماعت احمدیہ سے جو اس مبشر نے وعدے کئے تھے جس کو خدا نے وعدے دئے' .... یہ وہ ذکر ہے۔ فرمایا مبشروں کا زوال نہیں ہوا کرتا۔ یہ ناممکن ہے۔ اور اب کیا وقت ہے؟ گورنر جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے۔ حاشیہ میں فرمایا "ہمارا نام حکم عام بھی ہے"۔ حکم عام یعنی عام حکم بنایا گیا ہے' خدا تعالیٰ نے عام حکم بنا دیا ہے مسیح موعود علیہ السلام کو۔ حکم عدل جو پیشگوئیوں میں نام آیا تھا فرمایا حکم عام ایک نام ہے ہمارا اور انگریزی ترجمہ کیا جائے تو گورنر جنرل ہی ہوتا ہے۔ تو اس لئے جو الہام کے لفظ ہیں گورنر جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے' یہ اسی حکم عام کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اسی وقت کی تعبیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی سمجھا تھا کہ اب میری پیشگوئیاں جو جلال والی پیشگوئیاں ہیں' جمال کی ایک نئی شان ابھرنے والی ہے ان کا وقت آگیا ہے۔ یہ ۱۸۹۹ء کی پیشگوئی تھی اب ۱۹۹۹ء ہے اور وہ وقت آگیا ہے۔

آپ حیران ہونگے یہ موازنہ کر کے کہ سو سال پہلے جس سال مسیح موعود علیہ السلام کو کوئی الہام ہوا بعینہٖ اسی سال خدا تعالیٰ نے اس صدی میں ہمارے سامنے اس کے پورا ہونے کے عظیم الشان ذرائع مہیا فرمائے اور عظیم الشان طریق پر اسے پورا کر دیا۔........"

(الفضل انٹرنیشنل ۱۹-۲۰ فروری ۱۹۹۹ء)

عربی منظوم کلام

يَامَنْ احَاطَ الْخَلْقَ بِالْاٰلاَءِ   نُثْنِیْ عَلَيْكَ وَلَيْسَ حَوْلُ ثَنَاءِ

اے وہ ذات جس نے (اپنی) نعمتوں سے مخلوق کا احاطہ کیا ہوا ہے ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تعریف کی طاقت نہیں ہے۔

اَنْتَ الْمَلاَذُ وَاَنْتَ كَهْفُ نُفُوْسِنَا   فِیْ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَ بَعْدَ فَنَاءِ

تو ہی جائے پناہ ہے اور تو ہی ہماری جانوں کی پناہ گاہ ہے اس دنیا میں بھی اور فنا کے بعد بھی

اَنْتَ الْمُرَادُ وَاَنْتَ مَطْلَبُ مُهْجَتِیْ   وَ عَلَيْكَ كُلُّ تَوَكُّلِیْ وَرَجَائِیْ

تو ہی مراد ہے اور تو ہی مری روح کا مطلوب ہے اور تجھ پر ہی میرا کامل توکل اور امید ہے۔

اَعْطَيْتَنِیْ كَاْسَ الْمَحَبَّةِ رَيِّقَهَا   فَشَرِبْتُ رَوْحَاءً عَلٰی رَوْحَاءِ

تو نے مجھے محبت کی بہترین مے کا ساغر عطا کیا ہے تو میں نے جام پر جام پیا۔

اِنِّیْ اَمُوْتُ وَلاَيَمُوْتُ مَحَبَّتِیْ   يُدْرٰی بِذِكْرِكَ فِی التُّرَابِ نِدَائِیْ

میں تو مرجاؤں گا لیکن میری محبت نہیں مرے گی۔ (قبر کی) مٹی میں بھی تیرے ذکر کے ساتھ ہی میری آواز جانی جائے گی

مَاشَاهَدَتْ عَيْنِیْ كَمِثْلِكَ مُحْسِنًا   يَاوَاسِعَ الْمَعْرُوْفِ ذَاالنُّعَمَاءِ

میری آنکھ نے تجھ سا (کوئی) محسن نہیں دیکھا۔ اے احسانات میں وسعت پیدا کرنے والے اور اے نعمتوں والے!

اَنْتَ الَّذِیْ قَدْ كَانَ مَقْصَدَ مُهْجَتِیْ   فِیْ كُلِّ رَشْحِ الْقَلَمِ وَالْاِمْلاَءِ

تو ہی تو میری جان کا مقصود تھا قلم کے ہر قطرہ (روشنائی) اور لکھائی ہوئی تحریر میں۔

(منن الرحمن۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۶۹)

فارسی منظوم کلام

کشادہ اند در فضل گر کنوں نائی ز ِ نامساعدی بخت نارسا باشد

فضل کے دروازے کھولے گئے ہیں اگر تو اب بھی نہ آئے۔ تو یہ تیری بد بختی کی نحوست ہے

بہرزہ طالب آں مہدی و مسیح مباش کہ کارِشاں ہمہ خونریزی و وغا باشد

بیہودگی سے تو اس مسیح اور مہدی کا طلبگار نہ ہو۔ جس کا کام سراسر خونریزی اور جنگ ہو گا

عزیز من رہِ تائید دیں دگر راہے ست نہ ایں کہ تیغ براری اگر ابا باشد

اے میرے عزیز دین کی تائید کا اور ہی رستہ ہے۔ یہ نہیں کہ اگر کوئی انکار کرے تو فوراً تلوار نکال لے

چہ حاجت است کہ تیغ ازبرائے دیں بکشی نہ دیں بود کہ بہ خونریزیش بقا باشد

اس بات کی کیا ضرورت ہے کہ تو دین کی خاطر تلوار کھینچے وہ دین' دین نہیں جس کا قیام خونریزی پر ہو

چودیں مدلل و معقول و باضیا باشد کدام دل کہ ازاں مذہبش ابا باشد

جبکہ دین مدلل معقول اور روشن ہو تو وہ کونسا دل ہوگا جسے ایسے مذہب سے انکار ہو؟

زِ جبر حجتِ حق برجہاں نباید راست برہِ دلیل بدہِ گر خرد ترا باشد

سچائی کو دنیا میں جبر سے پھیلانا مناسب نہیں۔ اگر تجھے عقل ہے تو جا اور اس کے خلاف دلائل پیش کر

زِ جبر کنبہ صدق را شکست آید ازیں بود کہ رہ جبر باخطا باشد

جبر سے تو راست بازوں کی جماعت ٹوٹ جاتی ہے اسی وجہ سے جبر کا طریقہ غلط ہے

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۲)

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۹ء کے دوسرے دن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خطاب ۳۱ جولائی ۱۹۹۹ء

یہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے اعداد و شمار ہیں جو گنے نہیں جاسکتے

اس وقت ۱۵۸ ممالک میں احمدیت قائم ہے، ۴ نئے ممالک میں جماعت قائم ہوئی

اڑھائی لاکھ سے زائد کتب لندن سے اور پونے سات لاکھ کتب عالمگیر جماعتوں نے شائع کرکے تقسیم کیں

اب دنیا کے پانچوں براعظموں میں ایم ٹی اے کی نشریات دیکھی جاسکتی ہیں

دنیا میں عالمگیر جماعت احمدیہ کی عظیم الشان خدمات کا تذکرہ

نوٹ: (حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا خلاصہ روزنامہ الفضل مطبوعہ ۱۲۔ ۱۶۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ اگست ۱۹۹۹ء شکریہ کے ساتھ دیا جارہا ہے)

(قسط ۲۔ آخری)

غانا

مغربی افریقہ کے ملک غانا میں دعوت الی اللہ کے میدان میں کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا غانا میں ۱۲۹ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ۸۵ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔ ۱۳۰ بیوت الذکر کا اضافہ ہوا۔ ان میں سے ۱۱۹ نئی تعمیر ہوئی ہیں اور ۱۱ بنی بنائی شامل ہوگئی ہیں۔ غانا ساری دنیا میں بیوت الذکر کی تعمیر میں سب سے آگے ہے۔ یہ بڑی بڑی بیوت الذکر بھی بناتے ہیں اور خرچے کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ دو نئے دعوت الی اللہ کے مراکز بنے جن کی کل تعداد اب ۷۹ ہوگئی ہے۔

یہاں پر ایک علاقے کے بادشاہ نے کہا کہ اب احمدیت قدم جمانے آچکی ہے۔ وولٹا ریجن میں بت پرستوں کا ایک ایسا علاقہ ہے جہاں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہاں پادری بھی گھروں میں بت چھپا کر رکھتے ہیں۔ بہت خطرناک علاقہ ہے اس میں خدا کے فضل سے احمدیوں کو کامیابی ملی ہے۔ گزشتہ ۷۰ سال میں یہاں صرف دو جماعتیں قائم ہوئی تھیں اب آٹھ کا اضافہ ہوگیا ہے۔ ایک بت پرست دوست نے اپنے بت مربی سلسلہ کو دیئے اور کہا ان کو پھینک دیں۔

غانا کا ایک ایمان افروز واقعہ

سنٹرل ریجن کے علاقے میں ایک مقامی داعی الی اللہ ہیں۔ انہوں نے ایک علاقے کے بارے میں سوچا کہ اگر یہاں پر نومبائعین کے لئے بیت الذکر نہ بن سکی تو ان کی تربیت نہ ہوسکے گی چنانچہ انہوں نے اکیلے بیت الذکر کی تعمیر کا کام شروع کردیا۔ ابھی تعمیر شروع ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ وہ شدید بیمار ہوکر لاعلاج ہوگئے۔ گھر والے ان کو گھر لے آئے اور ان کی وفات کو قریب محسوس کرکے عزیزوں کو بلا لیا گیا۔ محسوس ہوا کہ اب آخری وقت ہے سب لوگ مل کر دعا

کریں۔ ان کی آخری حالت دیکھ کر ان کے بعض عزیز رو رہے تھے اور یہ نیم بیہوشی کے عالم میں تھے۔ کہ یکایک انہوں نے آنکھیں کھول دیں اور پوچھا کہ تم لوگ کیوں رو رہے ہو۔ عزیزوں نے بتایا کہ تم تو مرنے کے قریب پہنچ کر بے ہوش ہو گئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میں جب بے ہوش ہوا تو میں نے ایک جوان قد آور شخص کو دیکھا اس سے پوچھا کہ تم کون ہو۔ اس نے جواب دیا کہ میں ملک الموت ہوں اور تمہیں لیجانے کے لئے آیا ہوں۔ اس احمدی دوست نے کہا کہ ابھی میں نے کئی کام کرنے ہیں۔ میرا کام تو لمبا ہے میں نے ابھی بیت الذکر بنانی ہے۔ اس پر ملک الموت واپس چلا گیا۔ اس کے بعد یہ موصوف جلد ہی تندرست ہو گئے اور اب پوری تندہی کے ساتھ بیت الذکر کی تعمیر پر کمربستہ ہیں۔

آئیوری کوسٹ

۱۱۲۵ نئے مقامات پر جماعت قائم ہوئی۔ ان میں سے ۹۹۸ مقامات پر نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔ ۴۲۵ بنی بنائی بیوت الذکر مل گئیں۔ ۱۴ ریجنز میں بیوت الذکر کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے۔ دعوت الی اللہ کے کل مراکز کی تعداد ۲۱ ہے۔ اس سال ۴۳ ۷ ۴ چیفس اور ۵۰۹ آئمہ احمدی ہوئے۔

خدا کے فضلوں کی مثالیں

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ بارش کے بارے میں اللہ کے فضلوں کا حیرت انگیز سلوک جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے الحمدللہ۔ ایک مقام پر دعوت الی اللہ کرنے کے لئے وفد پہنچا۔ وہاں کچھ دیر قبل بارش ہوتی رہی تھی۔ وفد نے مجلس کا اعلان کیا۔ عشاء کے وقت مجلس شروع ہوئی تو عالم یہ تھا کہ چاروں طرف گھٹا تلی کھڑی تھی کہ بارش اب ہو کہ اب ہو۔ وفد کے اراکین نے اللہ کے حضور عاجزانہ درخواست کی کہ مولا کریم! ہم تیرے پیارے مہدی کا پیغام پہنچانے آئے ہیں۔ یہ بادل تیرے ہی قبضہ میں ہیں۔ ہماری اتنی مدد فرما کہ ہمیں پیغام پہنچانے کی مہلت دے دے اللہ کے فرشتوں نے تمام پروگرام کے دوران بادلوں کو تھامے رکھا۔ کامیاب نشست کے بعد جب اراکین وفد اور دیگر افراد اپنی اپنی رہائش گاہوں پر پہنچے تو بارش شروع ہو گئی اور ساری رات ہوتی رہی۔ صبح سات بجے بارش رک گئی تو وفد نے بیعتیں لینے کا کام شروع کیا اور اس علاقے میں تین ہزار ۷۵ ۷ بیعتیں حاصل کیں۔ جونہی کام ختم ہوا تو بارش پھر شروع ہو گئی۔

آئیوری کوسٹ کے ایک شخص نے احمدیت کی مخالفت میں ایک ایک گھر کھٹکھٹایا۔ کمشنر تک سے جا کر ملا اور کہا کہ احمدی مربی کو باہر نکال دو۔ کمشنر نے کہا کہ میں احمدیوں کو نہیں روک سکتا تم نے جانا ہے تو چلے جاؤ۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس کا بیٹا کسی الزام میں پکڑا گیا۔ اس نے ہمارے مربیان کو پیغام بھجوایا کہ مجھے معاف کر دیں اور کمشنر کے پاس میرے حق میں سفارش کر دیں۔

آئیوری کوسٹ ناردرن ریجن کے ایک گاؤں میں احمدیوں نے پیغام بھجوایا کہ ہم فلاں وقت آئیں گے اور احمدیت کا پیغام پہنچائیں گے۔ بعض نوجوان جو احمدیت سے سخت تعصب رکھتے تھے انہوں نے اعلان کر دیا کہ اسلام دشمن آ رہے ہیں۔ مربیان جب وہاں پہنچے تو غیر از جماعت امام مسجد کو سخت مخالف پایا۔ امام نے احمدیوں

سے سوال کرنے شروع کئے تو انہوں نے بتایا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا ہیں اگر آپ ہماری بات میں سے کسی بھی مرحلہ پر دین حق کے خلاف کوئی بات پائیں تو وہیں ہمیں روک دیں۔ چنانچہ امام صاحب مان گئے۔ رات کو تقریر کے دوران آنحضرت صلی اللہ کے محاسن بیان فرمائے تو امام صاحب سمیت ۱۳۱۰ افراد نے بیعت کرلی۔ امیر صاحب آئیوری کوسٹ کی رپورٹ بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ایک علاقے میں ایک مخالف مولوی نے دعوت الی اللہ میں رکاوٹ ڈال دی اور مربیان ناکام واپس آگئے۔ اگلے سال پھر گئے تو وہی مولوی پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ اہل علاقہ نے کہا کہ یہ لوگ اتنی دور سے آئے ہیں ایک دفعہ ان کی بات سن لینی چاہئے۔ تقریر کے اختتام پر بیعتوں کا سلسلہ شروع ہوا تو چار ہزار دو سو بہتر افراد نے بیعت کرلی۔ لوگوں نے مولوی صاحب کو کہا کہ آپ کیوں الگ ہو۔ تو اس نے بھی بیعت کرلی۔

گاڑی خراب ہونے کی حکمت

دعوت الی کا ایک وفد مالی کی سرحد پر پہنچا۔ دعوت الی اللہ کی گئی مگر کوئی اثر نہ ہوا۔ اگلے روز بھی کوشش ہوئی مگر ناکامی ہوئی۔ شہر سے نکلے ہی تھے کہ گاڑی خراب ہو گئی۔ گاڑی ٹھیک کروانے کے لئے واپس شہر آگئے۔ پھر دعوت الی اللہ کا پروگرام بنایا۔ مگر پھر کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ اتنے میں ایک پرانے احمدی دوست ابراہیم صاحب وہاں آپہنچے۔ ان کے میزبان سے بہت گہرے مراسم تھے۔ ابراہیم نے تفصیلی تعارف کروایا اور میزبان کو ایک بار پھر احمدیت سے روشناس کروایا۔ میزبان کو شرائط بیعت سنائی گئیں۔ وہ ہر شرط سنتے اور کہتے یہی تو خالص دین ہے۔ کہنے لگے آج سے میں احمدی ہوں۔ پھر ان پر گویا جنون کی کیفیت طاری ہو گئی پکڑ پکڑ کر لوگوں کو احمدی ہونے کے لئے لانے لگے۔ حتّٰی کہ سارا علاقہ احمدی ہو گیا۔

ایک گاؤں میں ایک شخص نے عجیب واقعہ سنایا۔ اس نے بتایا کہ بیس سال قبل وہ مرگی سے شدید بیمار ہو گیا تھا۔ علاج ہوا لیکن افاقہ نہ ہوا۔ کشفی حالت میں ایک بزرگ آئے۔ انہوں نے علاج کیا تو اللہ تعالیٰ نے شفا دے دی۔ بزرگ نے بتایا کہ وہ امام مہدی ہیں۔ اس کے بعد ایک دفعہ بھی مرگی کا دورہ نہ پڑا۔ اس شخص نے کہا کہ آپ کے آنے سے آج مجھے حقیقی طور پر امام مہدی مل گئے ہیں۔ اس کو حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دکھائی گئی تو اس نے کہا کہ یہی بزرگ خواب میں اسے ملے تھے۔

بورکینافاسو

۶۷۷ مقامات پر جماعت احمدیہ پہلی بار قائم ہوئی ان میں سے ۲۵ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔ اس سال ۸۱۰ بیوت الذکر کا اضافہ ہوا جن میں سے دو نئی تعمیر ہوئیں اور باقی ۸۰۸ تعمیر شدہ مل گئیں۔ ۳ بیوت الذکر مختلف مراحل پر زیر تعمیر ہیں۔ ملک میں کل بیوت الذکر کی تعداد ۱۶۶۸۷ ہے۔ ایک نئے دعوت الی اللہ کے مرکز کی تعمیر جاری ہے۔ اس سال ۲۶۰ چیفس اور ۸۱۱ امام احمدی ہوئے۔

ڈوری علاقہ میں اللہ کی خاص تقدیر ظاہر ہوئی۔ ایک مربی سلسلہ کی والدہ کو خواب میں بتایا گیا کہ یہ علاقہ

احمدیت کے لئے فتح ہوا ہے اس کی حد بندی کر لو۔ چنانچہ وہ ڈوری لے کر خواب میں ساری رات اس علاقے کی حد بندی کرتی رہیں۔ صبح اٹھیں تو ان کا بازو درد کر رہا تھا۔ یہ ایک بہت بڑا علاقہ ہے اور خدا کے فضل سے اس سال اس علاقے میں ۶ لاکھ ۳۵ ہزار افراد بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے ہیں۔

کینیا

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کینیا میں اس سال ۱۱۳ مقامات پر جماعت احمدیہ قائم ہوئی ان میں سے ۵۲ مقامات میں باقاعدہ نظام جماعت قائم کر دیا گیا ہے۔ ۲۷ بیوت الذکر کا اس سال اضافہ ہوا ہے ان میں سے ۲۱ نئی تعمیر ہوئی ہیں جبکہ ۶ بنی بنائی مل گئی ہیں۔ دعوت الی اللہ کے ۳ مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اب ان کی کل تعداد ۲۷ ہو گئی ہے۔

گذشتہ سال بیعتوں کی تعداد ۲ لاکھ تھی جبکہ اس سال ۱۰ لاکھ ہے۔ پچھلے سو سال میں اتنے لوگ احمدی نہیں ہوئے جتنے اس ایک سال میں داخل احمدیت ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ

قادیان نامی قصبہ

کینیا میں نیروبی سے ۸۰ کلومیٹر دور ایک قصبہ ہے جس کا نام قادیان ہے۔ یہاں پہلی دفعہ جماعت قائم ہوئی۔ مسلمان اس علاقے میں خال خال ہیں باقی سب عیسائی یا بت پرست ہیں۔ اس علاقے میں ۳۰ ہزار احمدی ہوئے ہیں۔ قادیان ٹاؤن میں ایک خوبصورت بیت الذکر برلب سڑک ہے۔ جہاں احمدیہ بیت الذکر کا گیٹ نمایاں ہے۔

بیت الذکر کی تعمیر کا دلچسپ واقعہ

اس علاقہ میں ایک دور دراز سرزمین میں جو سڑک سے ۱۸ کلو میٹر دور ہے بیت الذکر کی تعمیر شروع ہوئی۔ احباب کو تحریک کی گئی اور صرف مستری کو تنخواہ دینا طے کیا گیا۔ دیگر کاموں میں تمام احمدی احباب نے حصہ لیا۔ بلاکس جو ممباسہ سے لائے جاتے تھے ان کو ٹرک کئی میل دور اتار دیتا تھا۔ اس جگہ سے تمام خدام و اطفال اور انصار یہ بھاری بھاری بلاک اپنے سروں پر اٹھا کر بیت الذکر کی تعمیر کے مقام پر لاتے۔ لجنات کی ڈیوٹی پانی لانا ہے۔ وہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو کمر پر باندھ کر اور سر پر پانی رکھ کر لاتی ہیں۔

تنزانیہ

۵۴ نئے مقامات پر جماعت احمدیہ اس سال تنزانیہ میں قائم ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا ان میں سے ۲۸ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے یہاں چند سالوں سے بیداری کی لہر پیدا ہوئی ہے اور ۵ لاکھ سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔ امیر و مشنری انچارج نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ ایک علاقے میں ۸۰ ہزار نئی بیعتیں ہوئی ہیں۔ صوبہ مورو گورو میں ایک قبیلہ آباد ہے اس کے ۲۳ ہزار افراد احمدی ہوئے ہیں۔ پوریا قوم کے ۶ ہزار افراد احمدی ہوئے۔ ایک علاقے میں لوکل امام نمبردار سمیت احمدی ہو گیا۔ اس جگہ پر تین ہزار دس افراد احمدی ہوئے۔

سیرالیون

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا سیرالیون میں حالات تکلیف دہ ہیں صرف دو ماہ کام ہوا ہے۔ اس مختصر عرصے میں ۴۱ نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ بیوت الذکر میں ۱۹ کا اضافہ ہوا۔ سیرالیون میں کل بیوت الذکر کی تعداد ۲۲۶ ہے۔

وہاں سے ایک دوست نے اطلاع دی کہ وہ تہجد کے لئے بیدار ہوئے تو تھوڑی دیر کے بعد بستر پر عین اس جگہ گولی آکر لگی جہاں وہ سوئے ہوئے تھے۔ اس طرح تہجد کی برکت سے ان کی جان بچ گئی۔ تاہم پورا شہر باغیوں کے قبضہ میں تھا۔ صرف ایک وقت کا کھانا ملتا تھا۔ اب جماعت نے ہر قسم کی ضروریات پوری کرنے کا انتظام کر دیا ہے۔

ایک احمدی معلم عبدالکریم بانگورا صاحب کا واقعہ ہے کہ باغی ان کو پکڑ کر لے گئے۔ وہاں بہت سے لوگ پکڑ کر لائے گئے تھے۔ سب کی لائن لگالی گئی اور کہا کہ پہلے چالیس افراد آگے جاؤ۔ ہمارے معلم کا نمبر ۴۱ واں تھا۔ پھر ان سب کو وہیں سب کے سامنے ہلاک کر دیا گیا۔

اگلے روز جمعہ تھا۔ باغیوں نے کہا کہ کون کل ہمیں جمعہ پڑھائے گا۔ ہمارے معلم نے کہا کہ میں پڑھاؤں گا۔ ان کی برکت سے باقی لوگوں کی بھی جان بخشی کر دی گئی۔ اگلے روز معلم صاحب نے خطبہ دیا جس میں بھائی چارے اور امن کا مضمون بیان کیا۔ باغیوں کے لیڈر نے خوش ہو کر ان کو ۲۰ ہزار انعام دے دیا۔

ایک احمدی طالب علم کا واقعہ

باغیوں نے لوگوں کو پکڑا اور ایک ایک کر کے ان کے ہاتھ کاٹنے شروع کئے۔ صرف یہ پوچھتے تھے کہ ہاتھ کہاں سے کاٹا جائے۔ آٹھ آدمیوں کے ہاتھ کاٹے جا چکے تھے احمدی طالب علم کا نمبر نواں تھا۔ باغیوں کے کمانڈر نے حکم دیا کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ اس کی برکت سے باقی لوگ بھی بچ گئے۔

ایک جگہ باغیوں نے پورا قصبہ جلا دیا۔ احمدی جماعت کے مربی کی خدا نے احمدیت کے صدقے حفاظت کی۔ اس کو پکڑا گیا تو اس نے کہا کہ میں جماعت احمدیہ کا مربی ہوں لیکن اس کے پاس ثبوت کوئی نہ تھا۔ آخر جیبیں دیکھنے اور ڈھونڈنے سے ایک رسید نکل آئی۔ اس پر باغی مان گئے اور ان کو چھوڑ دیا گیا۔

سینیگال

سینیگال میں ۱۶۲ مقامات پر اس سال احمدیت کا نفوذ ہوا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ان میں سے ۲۷ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔ ۴۳ نئی بیوت الذکر کا اضافہ ہوا جس میں سے ۱۵ نئی تعمیر ہوئی ہیں اور ۲۸ بنی بنائی مل گئی ہیں۔ ۳۷ تربیتی کلاسز لگائی گئیں اور ۱۲۳۷۔ اساتذہ کو سپیشل کورسز کروائے گئے۔ ۵ لاکھ ۶۰ ہزار کے لگ بھگ نئی بیعتیں ہوئیں۔

امیر صاحب اپنی رپورٹ میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک گاؤں میں وہ بغرض دعوت الی اللہ گئے۔ اس گاؤں میں کوئی احمدی نہ تھا۔ چند دن وہاں ٹھہرے تو ایک بااثر شخص نے بیعت کر لی۔ اس کی دعوت سے پورا گاؤں

احمدی ہو گیا۔ امیر صاحب کی رپورٹ ہے کہ ۲۰۰ کلو میٹر کے علاقے میں کوئی احمدی نہ تھا۔ وہاں پر دعوت الی اللہ کی گئی مگر تمام تر کوششوں کے باوجود ناکامی ہوئی۔ ایک گاؤں میں گئے تو وہاں کچھ احمدی مل گئے۔ ایک شخص نے کہا کہ میں بھی احمدی ہوں۔ فلاں گاؤں میں میں نے بیعت کی تھی۔ پھر اس نے سوال کیا کہ تم منور کو جانتے ہو۔ امیر صاحب نے جواب دیا میں ہی منور احمد خورشید امیر سینیگال ہوں۔ آخر اس نے کہا کہ معلمین بھجوائے جائیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۵۰ سے زائد گاؤں احمدیت میں داخل ہو گئے۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک اور رپورٹ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ چند سال قبل قصبہ کسانار میں گئے۔ وہاں ایک شخص ملا جس نے بتایا کہ اس نے خواب میں دیکھا تھا کہ غیر ملکی آئے گا اور سارا قصبہ دین حق میں داخل ہو جائے گا۔ آخر کار سارا گاؤں احمدیت کی آغوش میں آگیا۔ اس شخص نے اصرار کیا کہ پہلا جلسہ اس کے گاؤں میں ہو۔ اس نے اپنی سب سے بڑی گائے ضیافت کے لئے پیش کر دی ساتھ ہی کہا کہ کسی کو پتہ نہ چلے۔

ٹوگو

یہ بینن کے ماتحت ہے۔ اس سال پہلی مرتبہ اس ملک کو ایک عظیم الشان ٹارگٹ دیا گیا اور کہا گیا کہ اس سال ۱۵ ہزار افراد کو احمدی کریں۔ خدا کے فضل و کرم سے انہوں نے اس ٹارگٹ کو جلد مکمل کر لیا۔ پھر ہم نے کہا کہ اس ٹارگٹ کو ڈبل کر دیں۔ انہوں نے جلد ہی یہ ...... بھی حاصل کر لیا تو ان کو کہا گیا کہ اب ان کا ٹارگٹ ۵۰ ہزار ہے۔ انہوں نے ۵۰ ہزار بھی مکمل کر دیا اور کہا کہ اب بتاؤ۔ ان کو کہا گیا کہ ایک لاکھ سے آگے بڑھیں۔ چنانچہ خدا کے فضل و کرم سے آخری اطلاعات آنے تک ان کی بیعتوں کی تعداد ایک لاکھ ۱۰ ہزار ۶۵۷ ہو چکی ہے الحمدللہ

بنگلہ دیش

غیر از جماعت دوستوں کے قافلے جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کے مرکز ڈھاکہ آتے رہتے ہیں۔ سوال و جواب کی مجالس ہوتی ہیں۔ پھر خدا کے فضل سے بڑی تعداد بیعت کرنے کی توفیق پاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بنگلہ دیش کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ایک نو احمدی نے ایک عورت کو جس کی بارہ سال سے اولاد نہ تھی کہا کہ وہ احمدیت کا نام لے کر دعا کرے۔ اس نے ایسا ہی کیا خدا نے اسے بیٹا عطا کر دیا۔

انڈونیشیا

۱۵ نئے علاقوں میں جماعت احمدیہ قائم ہوئی۔ تمام نئی جماعتوں میں نظام جماعت باقاعدگی سے قائم ہو چکا ہے۔ اس سال ۱۰ نئی بیوت الذکر قائم ہوئیں۔ جن میں سے ۸ نئی بنی ہیں اور دو بنی بنائی مل گئیں ہیں۔ دعوت الی اللہ کے ۴ نئے مراکز قائم ہوئے اس وقت دعوت الی اللہ کے مراکز کی کل تعداد ۱۰۳ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہاں پر غیر معمولی رفتار سے بیعتیں بھی ہو رہی ہیں۔ اس سال خدا کے فضل سے ۲۳ ہزار ۳۱۲ نئی بیعتیں حاصل ہوئیں۔ ایم ٹی اے کا پروگرام دیکھنے کے لئے ۹۶ ڈش لگے ہیں۔ کثرت سے پروگرام تیار کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ جماعت انڈونیشیا خدمت خلق کے کاموں میں بھی پیش پیش رہتی ہے۔ ساؤتھ ریجن میں ایک نو احمدی نے نڈر داعی الی اللہ کے طور پر کام کرنا شروع کر دیا تو دعوت الی اللہ کے دوران مخالفوں نے اسے پکڑ کر مارا۔ مگر خدا

کے فضل سے اس کے ایمان اور استقامت میں کوئی کمی نہ آئی۔ الحمدللہ۔

چند واقعات

گنی بساؤ میں ایک شخص سخت مخالف تھا۔ اس سے ایک ایسی غلطی ہوئی کہ پولیس نے اسے پکڑ لیا اس کی سخت بے عزتی کی۔ سر مونڈ دیا اور جیل میں بند کر دیا۔

مکرم ظفر احمد سرور امریکہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ایک صاحب ان کے پاس آئے اور کہا کہ ایک سال سے میں ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھ رہا ہوں۔ میں اس سے قبل محض نام کا........ رہ گیا تھا۔ اب خدا کے فضل سے مجھے مضبوطی حاصل ہو رہی ہے۔ اس نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب حاصل کرنے کی خواہش کی جو پوری کر دی گئی۔

مکرم بشیر احمد خادم صاحب جرمنی نے اطلاع دی ہے کہ وہ بس سے فرینکفرٹ آ رہے تھے۔ راستے میں ایک عرب فیملی سوار ہوئی۔ بس میں جگہ نہ تھی میں نے اٹھ کر اپنی سیٹ پیش کر دی۔ ان سے بات شروع ہوئی تو پتہ چلا کہ سعودی عرب سے تعلق رکھتے ہیں میں نے ان کو دعوت دی کہ ہماری بیت الذکر میں آئیں۔ اس نے سوال کیا کس فرقے کی بیت الذکر؟ میں نے بتایا کہ احمدی جماعت کی۔ اس نے بے ساختہ کہا یہ وہی جماعت ہے جس کا پروگرام لقاء مع العرب ہے۔ حضور نے فرمایا ایسے واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ سعودی عرب اور دیگر عرب ملکوں میں عرب دوستوں کے لئے ایم ٹی اے کا پروگرام لقاء مع العرب دیکھا جاتا ہے۔

فرانس

اس سال دعوت الی اللہ کی ۷۰ مجالس کا انعقاد ہوا۔ ان میں سے بعض تو ایسی تھیں جو ساری ساری رات جاری رہیں اور فجر کے بعد دوسری ٹیم نے جگہ سنبھال لی۔ لگاتار ۳۶ گھنٹے ایسی نشستیں جاری رہیں۔ اس سال خدا کے فضل سے ۸۹ نئی بیعتیں حاصل ہوئیں۔ گذشتہ دس سال میں اتنی تعداد حاصل نہیں ہوئی۔ کہتے تھے کہ یہ زمین ہی بنجر ہے۔ ایک شہر میں ایک عرب خاندان احمدی ہوا۔ اس کی حضرت مسیح موعود کے ساتھ عقیدت اور محبت کا یہ عالم ہے کہ اس نے گھر کے ہر دروازے پر حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کی تصاویر آویزاں کی ہوئی ہیں۔

امیر صاحب فرانس نے اطلاع دی ہے کہ عید کے موقع پر احباب کو نصیحت کی گئی کہ بیت الذکر کی تعمیر کے لئے دل کھول کر عطیات دیں۔ تا کہ جلد سے جلد بیت الذکر کی تعمیر مکمل ہو سکے۔ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ مجھے ۹۰ فرانک عیدی ملی ہے یہ تعمیر بیت الذکر کے لئے حاضر ہے۔

نائیجیریا میں بارش کی دعا

حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نائیجیریا میں ایک علاقہ بالکل خشک تھا مسلمان اور عیسائی دونوں بارش کے لئے دعا کر چکے تھے مگر کوئی کامیابی نہ ہوئی تھی۔ جماعت احمدیہ کا دعوت الی اللہ کا وفد جب اس علاقے میں پہنچا تو لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کی بات تب سنیں گے جب آپ بارش کی دعا کریں۔ چنانچہ احمدی وفد نے ہاتھ اٹھا کر بارش کی دعا کی۔ یہ دو بجے دن کا وقت تھا۔

اللہ نے رحم فرمایا عصر کے وقت بارش شروع ہوئی اور ساری رات جاری رہی۔ اس علاقے کے لوگ کسی دلیل کے بغیر احمدی ہو رہے ہیں۔

پاکستان کے متفرق واقعات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا پاکستان میں بھی تائید الٰہی کے واقعات بڑی کثرت سے رونما ہو رہے ہیں مگر نمونے کے طور پر محض چند واقعات کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

نارووال میں ایک بچی نے خواب دیکھا کہ ایک شخص سفید پگڑی میں ...... اس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے آپ احمدی ہو جائیں اور لا الہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین پڑھا کریں۔ اس خواب کے آٹھ دن کے بعد ایک داعی الی اللہ ان کے گھر آئے۔ ان سے اس خواب کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی تصویر پہچان لی کہ خواب میں یہی بزرگ تھے۔ اس پر ان کے خاندان کے تمام افراد نے بیعت کر لی۔

لندن والے باباجی

حضور نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک خاتون نے لکھا کہ وہ سخت بیمار ہو گئیں۔ وہ حاملہ تھیں بیماری کی شدت سے پیٹ میں موجود بچہ بھی فوت ہو گیا۔ مردہ بچہ جسم سے باہر نہیں آ رہا تھا۔ ایسی حالت میں ماں کی جان کو بھی شدید خطرہ ہوتا ہے۔ حالت نازک ہو گئی۔ شام کے وقت ہوش آئی تو لندن والے باباجی کو یاد کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی خدایا لندن والے باباجی کے نام کا واسطہ ہے بچالے۔ اللہ نے یہ دعا سن لی اور بغیر کسی دوا کے یا علاج کے مردہ بچہ نکل آیا۔ اور اب خدا کے فضل سے بیماری کا کوئی اثر باقی نہیں رہا۔ الحمدللہ۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک نو احمدی کا واقعہ بیان فرمایا جس کو والدین رشتہ داروں اور محلّہ داروں نے سخت تکالیف دیں مگر کوئی اس کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔ محلے والوں نے اس کے والدین کو کہا کہ اس سے تو بہتر ہوتا کہ اس کے گھر کو تم لوگ آگ لگا دیتے۔ ابھی محلّہ دار اس نو احمدی کی والدہ سے باتیں کر ہی رہے تھے کہ اسی نو احمدی کے سب سے بڑے بھائی کے گھر سے آگ کے شعلے بلند ہوئے اور سارا گھر جل کر راکھ ہو گیا۔ یہی شخص تھا جو نو احمدی کے گھر کو جلانے کے منصوبے بنایا کرتا تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ کا الہام ہے کہ "آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے" یہ الہام خدا کے فضل و کرم سے ایک بار بھرپوری شان سے پورا ہوا۔ الحمدللہ۔

بیوت الذکر نئے دعوت الی اللہ کے مراکز مجموعی جائزہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا سال بھر کی رپورٹوں کا خلاصہ یہ ہے کہ اس سال خدا کے فضل و کرم سے ۳۳۶۱ نئے مقامات پر احمدیت قائم ہوئی اور ان میں

سے ۱۴۲۶ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔ اس سال بیوت الذکر کی تعداد میں ۱۵۰۴ کا اضافہ ہوا ان میں ۲۰۳ نئی تعمیر ہوئیں جبکہ ۱۳۲۱ بنی بنائی مل گئیں ہجرت کے پندرہ سالوں میں ۶۳۳۶ بیوت الذکر کا اضافہ ہوا۔ دعوت الی اللہ کے باضابطہ مراکز میں ۵۶ کا اضافہ ہوا اب ان کی تعداد ۷۰۸ ہے اور یہ ۸۴ ممالک میں قائم ہیں۔

مرکزی مربیان

اس وقت ۶۷ ممالک میں ۱۱۹۷ مرکزی مربیان ہیں۔ ۱۹۸۴ء میں ہجرت کے وقت ان کی کل تعداد صرف ۳۶۶ تھی۔

تحریک وقف نو

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وقت تحریک وقف نو میں شامل ہونے والوں کی کل تعداد ۱۹ ہزار ۱۴۳ ہو چکی ہے۔ اس میں سے ۱۳ ہزار لڑکے اور ۵ ہزار لڑکیاں ہیں۔

حضور نے فرمایا لڑکوں کی نسبت میں اتنا بڑا فرق یہ کونسا اتفاق ہے؟ ہم نے پیدا ہونے سے پہلے وقف کی ہدایت کی ہوئی ہے۔ کسی کو کیا پتہ کیا ہوگا؟

لڑکے اور لڑکیوں میں ۲٫۴۰ اور ایک کا تناسب ہے۔

بیعتوں کی تعداد

حضور ایدہ اللہ نے اعلان فرمایا کہ اس سال خدا کے فضل و کرم سے ایک کروڑ ۸ لاکھ ۲۰ ہزار ۲۲۶ نئی بیعتیں حاصل ہوئی ہیں۔ ان کا تعلق ۱۰۴ ممالک اور ۲۳۱ قوموں سے ہے۔

فرنچ بولنے والے ممالک میں احمدیت کی ترقی

پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا چند سال پہلے میں نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ میں ایک کشتی کو ہاتھوں سے کھینچ رہا ہوں اور وہ کشتی بڑی تیز رفتاری سے سمندر میں ایک بڑی کشتی سے جا ملتی ہے۔ اس میں بات کرنے والا فرانسیسی زبان بول رہا ہے۔ حضور نے فرمایا خدا تعالیٰ کے فضلوں کے شکرانے کے طور پر بتا رہا ہوں کہ ۱۹۹۴ء سے لے کر اب تک فرنچ بولنے والے ممالک میں ۱ کروڑ ۱۱ لاکھ، نو ہزار تین سو افراد احمدی ہو چکے ہیں۔ اور اس سال تو فرانسیسی بیعتوں کا حصہ زیادہ ہے اور انگریزی بولنے والے ممالک کا نسبتاً کم ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ میں ان راہوں پر اکیلا پھرا کرتا تھا۔ اور کوئی میرے ساتھ نہ ہوتا تھا۔ خدا نے مجھے بشارت دی کہ تو اکیلا نہ رہے گا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ان باتوں کو لکھ لو اور شائع کر دو۔ اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ تیری مخالفت ہو گی۔ میں تجھے بچاؤں گا اور تجھے برکت پہ برکت دوں گا حتّٰی کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا آج خدا کے فضل و کرم سے ایک ہی سال میں ایک کروڑ آوازیں بلند ہو رہی ہیں کہ مسیح موعودؑ تو سچا ہے۔ اب فتوحات کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس صدی کے آخر تک خدا کی تقدیر کیا دکھائے گی یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔......"

جلسہ سالانہ برطانیہ ۳۱ جولائی کو خواتین سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

احمدیت کا درخت ہی وہ درخت ہے جسے میٹھے پھل لگتے ہیں

غیبت، چغل خوری، بدظنی، فحش کلامی سے بچنے کی تلقین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۴ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز مورخہ ۳۱۔ جولائی ۱۹۹۹ء کو خواتین سے خطاب فرمایا۔ جس کا خلاصہ دیا جارہا ہے۔

حضور انور نے بیان فرمایا کہ آج کے اس جلسہ میں چالیس ممالک سے خواتین تشریف لائی ہیں۔ جرمنی سے ایک ہزار سے زائد۔ پاکستان سے ۲۴۱، انڈونیشیا سے ۲۰ فلسطین سے ۲۵، امریکہ سے ۱۰۰، کینیڈا سے ۸۸ اس کے علاوہ ناروے، ہالینڈ، قازقستان، سوئٹزرلینڈ، سویڈن، کینیا، ہندوستان، جاپان، ماریشس، غانا، متحدہ عرب امارات، آئرلینڈ، تھائی لینڈ، بوسنیا، گیمبیا، سپین، یمن، اومان اور ساؤتھ افریقہ وغیرہ بہت سے ممالک سے خواتین تشریف لائی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج کی تقریب میں جن آیات کی تلاوت کی گئی ہے انہی کے تسلسل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بیان کرتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بہت مختصر مگر بہت گہرے ہوتے ہیں۔ ان میں عرفان کا سمندر موجود ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ بیان کرتے ہوئے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت کردہ حدیث بیان فرمائی کہ انسان اگر بے خیالی میں بھی کوئی ایسی بات کرے جو اللہ کو پسند آئے تو اللہ اس کے درجات بے حد بلند کر دیتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا بے خیالی کی بات میں بھی نفسیات کا گہرا دخل ہوتا ہے۔ دل میں اچھی بات ہوگی تو باہر آئے گی۔ دوسری طرف یہ بھی بات ہے کہ بعض اوقات انسان لاپرواہی سے بری بات کر بیٹھتا ہے دل میں ارادہ نہیں ہوتا۔ ایسی باتوں سے بچنا چاہئے۔
ایک اور حدیث کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نجات کے تین ذرائع بیان فرمائے۔ اور فرمایا اپنی زبان کو روک کر رکھو۔ وہی بات کہو جو واقعی سچی ہو۔ تیرا گھر تیرے لئے کافی ہو۔ آپ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا جن گھروں میں سکون ملتا ہے ان کے لئے ان کا گھر ہی کافی ہوتا ہے اس لئے بتایا کہ وہیں پر تمہاری اور تمہاری اولاد کے لئے نجات کے سامان میسر ہوں گے۔ نیز فرمایا کہ اپنی خطاؤں پر آنسو بہاتے رہو۔

ایک اور حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بدترین آدمی وہ ہے جو دو منہ رکھتا ہو۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ایک سے بات کرنے کے لئے ایک منہ اور دوسرے سے بات کرنے دوسرا منہ۔ ایک سے کچھ کہے دوسرے سے

کچھ اور، تو وہ بڑا منافق ہو گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ بڑی بیماری ہے اس سے بچنے کے لئے اپنا جائزہ لیتے رہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان فرمائی کہ چغل خور جنت میں نہیں جا سکے گا۔ حدیث میں ذکر ہے طعنہ زنی کرنے والا، دوسرے پر لعنت کرنے والا، فحش کلامی کرنے والا اور یاوہ گوئی اور زبان درازی کرنے والا بھی جنت میں نہیں جائے گا۔

حضور انور نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ یہ حدیث سنائی کہ بدظنی سے بچو۔ بدظنی سخت جھوٹ ہے۔ ایک دوسرے کے عیوب کی ٹوہ میں نہ رہو۔ اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ ہر ایک دوسرے کا بھائی ہے اسے حقیر نہ جانو۔ انسان کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ دوسرے کی برائی کرتا رہے تم پر ایک دوسرے کا خون، آبرو اور مال حرام ہے۔ اللہ نہ تمہاری خوبصورتی کو دیکھتا ہے نہ اموال کو اس کی نظر تمہاری نیکیوں پر ہے۔ حدیث کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک دوسرے کے عیبوں کی ٹوہ میں نہ رہو ایک دوسرے کے سودے نہ بگاڑو حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس بات کا تعلق ایک اور بات سے بھی ہے۔ بیاہ شادی کی باتیں اور رشتے کی تجویزیں یہ بھی سودا ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ اچھا رشتہ ہوتا دیکھ نہیں سکتے۔ فوراً پہنچتے ہیں کہ اس رشتے میں فلاں خرابی ہے۔ اس بچی کا پہلے بھی رشتہ طے ہوا تھا۔ پھر چھوڑ دیا؟ حضور ایدہ اللہ نے بڑے درد اور رقت سے فرمایا ایسی شکائتیں مجھے آئے دن آتی رہتی ہیں۔ معاشرہ ایسی باتوں سے دکھوں سے بھر گیا ہے۔ کیوں ایسا کرتے ہیں۔ حرج کیا ہے اگر کسی کو اچھا رشتہ مل جائے۔ حضور نے فرمایا بعض لوگ پاکستان سے جرمنی میں خطوط لکھتے ہیں۔ امریکہ میں لکھتے ہیں افریقہ میں لکھتے ہیں کہ اس رشتہ میں فلاں فلاں عیب ہیں۔ حضور نے فرمایا ایسی باتیں چھوڑیں اپنی بچیوں کے لئے دعا کیا کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک اہم نصیحت یہ بھی فرمائی کہ غیبت سے بچو۔ قرآن کریم میں غیبت کرنے والے کو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے والا قرار دیا گیا ہے۔ ہندو پاکستان میں یہ عادت بہت زیادہ ہے۔ دوسری دنیا میں بھی ہے مگر یہاں بہت زیادہ یہ عادت عورتوں میں موجود ہے ہندو پاکستان سے مراد، حضور نے فرمایا، بنگلہ دیش بھی ہے اس لئے کہہ سکتے ہیں کی ایشیا کے مزاج میں یہ بات داخل ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا لوگوں کو غیبت کی محفل میں بڑا لطف آتا ہے۔ وہ جو موجود نہیں وہ مردہ بھائی ہے۔ اور مردہ اپنا دفاع نہیں کر سکتا۔ اسی طرح عورتوں میں شیخی بگھارنے کی عادت عموماً زیادہ ہوتی ہے۔ مردوں میں بھی ہوتی ہے مگر عورتوں میں مردوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ قومیت پر فخر کرنا بھی عورتوں میں زیادہ ہے۔ یہ کہنا کہ فلاں تو کمینی ذات کی ہے۔ ذرا فلانی کو دیکھ کپڑے کیسے پہن رکھے ہیں۔ آنکھوں ہی آنکھوں میں پیغام دے دینا یہ عورتوں کا ہی کام ہے۔ آنکھوں ہی سے بتا دینا کہ دیکھنا کپڑوں کے رنگوں کا امتزاج کیسا بھونڈا ہے یہ عورتوں ہی کی خصوصیت ہے۔ اللہ

ان کو اس خصوصیت سے محروم رکھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے ان ساری باتوں کو ملفوظات میں بیان فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ عورتوں میں چند عیوب بہت سخت اور کثرت سے ہیں۔ شیخی کرنا، قوم پر فخر کرنا، فلاں کمینی ذات کی ہے اور فلاں نیچی۔ غریب عورتوں سے نفرت کرنے اور اس کی طرف اشارہ کرکے کہنا کہ اس کے کپڑے کیسے غلیظ ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا صبر اور رحم سے نصیحت کرو۔ دوسرے کے عیب دیکھ کر ان کو دور کرنے کے لئے دعائیں کرو۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے۔ عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتے ہیں لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے شیخ سعدی کی ایک حکایت بیان کی کہ خدا تو عیبوں کو جان کر بھی پردہ پوشی کرتا ہے مگر ہمسایہ جانتا بھی نہیں پھر بھی باہر بیٹھا شور مچا رہا ہے کہ اس گھر میں یہ ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں جہاں تکرار ہوتی ہے وہاں پر نیا نکتہ ضرور بیان ہوتا ہے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں اللہ کا کسی سے رشتہ ناطہ نہیں اس کو کوئی پرواہ نہیں کہ تم کس خاندان سے ہو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ سے فرمادیا تھا کہ یہ نہ سمجھنا کہ تم نبی کی بیٹی ہونے کی وجہ سے بخشی جاؤ گی۔ میں بھی خدا کے فضل سے ہی بخشا جاؤں گا۔ حضرت فاطمہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ بھی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں بھی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دعا کے ذریعے بخشش کی کوشش کرتے رہیں۔ خدا کرے کہ خدا کا فضل بغیر دعا بھی آپ پر نازل ہوتا رہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا غیبت کا مطلب یہ ہے کہ کسی کے بارے میں سچی بات کا اس کی عدم موجودگی میں بیان کرنا کہ اگر اس کی موجودگی میں بیان کرے تو اس کو برا لگے۔ غیبت کا مطلب جھوٹی بات کو بیان کرنا نہیں۔ بلکہ سچی بات کو بیان کرنا جو بری لگے وہ غیبت ہے۔ فرمایا کہ اگر ایک شخص میں وہ بات نہیں جو بیان کی گئی ہے تو پھر تو وہ بہتان ہے غیبت ہے ہی نہیں۔ جھوٹی بات سے دو گناہ ہوں گے۔ ایک جھوٹ ایک غیبت۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات بیان کرنے کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے محاورے دیکھیں کیسے پھیر پھیر کر بات کو بیان کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں دل تو اللہ کی صندوقچی ہے اور اس کی کنجی اسی کے پاس ہے۔ اللہ کے سوا کسی کو خبر نہیں کہ اس کے اندر کیا ہے؟ ایک حدیث ہے کہ ایک بڑا گنہگار خدا کے پاس پیش ہوگا۔ اس کے گناہ اتنے ہیں کہ جب وہ اپنے گناہوں کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے کہ بخشش کا کوئی امکان ہی نہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے۔ عورتوں کو یہ بھی خاص عادت ہے کہ دوسری عورتوں سے ٹھٹھا کرتی ہیں، بدگمانی نہ کرو، عیب مت

باقی صفحہ ۲۵ پر

ان کو اس خصوصیت سے محروم رکھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے ان ساری باتوں کو ملفوظات میں بیان فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ عورتوں میں چند عیوب بہت سخت اور کثرت سے ہیں۔ شیخی کرنا، قوم پر فخر کرنا، فلاں کمینی ذات کی ہے اور فلاں نیچی۔ غریب عورتوں سے نفرت کرنے اور اس کی طرف اشارہ کر کے کہنا کہ اس کے کپڑے کیسے غلیظ ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا صبر اور رحم سے نصیحت کرو۔ دوسرے کے عیب دیکھ کر ان کو دور کرنے کے لئے دعائیں کرو۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے۔ عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتے ہیں لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے شیخ سعدی کی ایک حکایت بیان کی کہ خدا تو عیبوں کو جان کر بھی پردہ پوشی کرتا ہے مگر ہمسایہ جانتا بھی نہیں پھر بھی باہر بیٹھا شور مچا رہا ہے کہ اس گھر میں یہ ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں جہاں تکرار ہوتی ہے وہاں پر نیا نکتہ ضرور بیان ہوتا ہے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں اللہ کا کسی سے رشتہ ناطہ نہیں اس کو کوئی پرواہ نہیں کہ تم کس خاندان سے ہو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ سے فرمادیا تھا کہ یہ نہ سمجھنا کہ تم نبی کی بیٹی ہونے کی وجہ سے بخشی جاؤ گی۔ میں بھی خدا کے فضل سے ہی بخشا جاؤں گا۔ حضرت فاطمہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ بھی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں بھی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دعا کے ذریعے بخشش کی کوشش کرتے رہیں۔ خدا کرے کہ خدا کا فضل بغیر دعا بھی آپ پر نازل ہوتا رہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا غیبت کا مطلب یہ ہے کہ کسی کے بارے میں سچی بات کا اس کی عدم موجودگی میں بیان کرنا کہ اگر اس کی موجودگی میں بیان کرے تو اس کو برا لگے۔ غیبت کا مطلب جھوٹی بات کو بیان کرنا نہیں۔ بلکہ سچی بات کو بیان کرنا جو بری لگے وہ غیبت ہے۔ فرمایا کہ اگر ایک شخص میں وہ بات نہیں جو بیان کی گئی ہے تو پھر تو وہ بہتان ہے غیبت ہے ہی نہیں۔ جھوٹی بات سے دو گناہ ہوں گے۔ ایک جھوٹ ایک غیبت۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات بیان کرنے کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے محاورے دیکھیں کیسے پھیر پھیر کر بات کو بیان کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں دل تو اللہ کی صندوقچی ہے اور اس کی کنجی اسی کے پاس ہے۔ اللہ کے سوا کسی کو خبر نہیں کہ اس کے اندر کیا ہے؟ ایک حدیث ہے کہ ایک بڑا گنہگار خدا کے پاس پیش ہوگا۔ اس کے گناہ اتنے ہیں کہ جب وہ اپنے گناہوں کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے کہ بخشش کا کوئی امکان ہی نہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے۔ عورتوں کو یہ بھی خاص عادت ہے کہ دوسری عورتوں سے ٹھٹھا کرتی ہیں، بدگمانی نہ کرو، عیب مت

باقی صفحہ ۲۵ پر

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۹ء کے آخری روز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

رفقائے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہؑ کے تذکرہ اور روایات کی روشنی میں

حضرت اقدسؑ کی پاکیزہ سیرت کا بیان

جلسہ سالانہ کے سامعین اور ایم ٹی اے کے ناظرین نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی مقدس گھڑی کی زیارت کی

اس روح پرور اختتامی اجلاس میں دنیا بھر کے ۲۱ ہزار سے زائد احباب نے شرکت کی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۴ ویں جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"آج کے اختتامی اجلاس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کا مضمون بیان ہوگا۔ جو گذشتہ سیرت کے مضامین کی عام روش سے ہٹ کر ہے۔ اس کا خیال مجھے اس وقت پیدا ہوا۔ جب میں نے رجسٹر روایات جو بارہ رجسٹرز پر مشتمل ہے شروع سے آخر تک پڑھا۔ اور یہ محسوس کیا۔ کہ (رفقاء) کرام کی جو بے لاگ رواتیں ہیں۔ ان میں زبان کی کچھ ظاہری خامیاں تو ہونگی مگر جذبات اور خلوص کی کوئی خامی نہیں۔ کیوں نہ (رفقاء) ہی کے الفاظ میں جس طرح آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا اور جیسے قادیان کو پایا۔ جیسے اس ماحول سے متاثر ہوئے وہی کچھ بیان کیا جائے۔ جب یہ کام شروع کیا تو اتنا لمبا ہو گیا کہ ہو سکتا تھا کہ آئندہ دو تین سال جلسوں پر محیط ہو۔ پھر اختصار کی سوجھی اور اختصار کی کوششوں میں جو بار بار کی گئیں مشکل یہ درپیش آتی تھی کہ جب (رفقاء) کے فقروں کو چھوٹا کرنے کے لئے بیچ میں سے کچھ فقروں کو ہٹا دیا جاتا تھا۔ تو اگلے فقرے سے جوڑ کے لئے کچھ اپنے الفاظ لازماً داخل کرنے پڑتے تھے۔ پس اس مجبوری کے تحت کم سے کم الفاظ اپنے استعمال کئے گئے ہیں تاکہ گفتگو کا تسلسل جاری رہے۔ اور یہ جوڑ قائم ہو جائے ورنہ تمام تر روایات (رفقاء) ہی کے ہیں سوائے اس پیوند لگانے والے حصوں کے عملاً (رفقا) ہی کے قلم سے لکھے ہوئے ہیں یا ان کے منہ سے بیان کردہ ہیں۔

اس وضاحت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل رفقاء بانی سلسلہ عالیہ احمدیہؑ کا تعارف اور ان کی وہ روایات بیان فرمائیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی حسین سیرت پر روشنی ڈالتی ہیں۔

(نوٹ) حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہؑ کی پاکیزہ سیرت کا بیان، جو رفقائے حضرت اقدس کی روایات سے ماخوذ ہے آئندہ کسی شمارہ میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس گھڑی

اس خاندان کا احسان ہے کہ اس گھڑی کی حفاظت کی

حضور انور نے اختتامی اجلاس میں ہزاروں سامعین اور ایم ٹی اے کے ناظرین کو بابرکت گھڑی کی زیارت کروائی۔

نوٹ:۔　(یہ ۱۰۰ سالہ یادگار جیبی گھڑی حضرت میاں عبدالعزیز صاحب مغل ولد میاں چراغ دین صاحب رئیس لاہور کے خاندان میں محفوظ تھی)

حضرت مسیح موعودؑ کی گھڑی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی جیب کی گھڑی کے بارے میں فرمایا
"یہ گھڑی حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کے بعد حضرت اماں جان نے حضرت عبدالعزیز صاحب کو دی تھی۔ اس کی خوبی یہ ہے کہ اس کو آٹھ روز کے بعد چابی دی جاتی ہے۔ اس کی دو دفعہ مرمت کرائی گئی ہے۔ ایک گھڑی ساز نے خواب میں دیکھا کہ (۔) ایک بزرگ کی گھڑی مرمت کے لئے اس کے پاس آئی ہے۔ چند دن کے بعد یہی گھڑی مرمت کے لئے اس کے پاس لے جائی گئی۔ گھڑی ساز حیران ہوا کہ یہ تو وہی گھڑی ہے جو خواب میں مجھے دکھائی گئی تھی۔"

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ "اس خاندان کا جماعت پر بڑا احسان ہے کہ اس نے اس گھڑی کی حفاظت کی ہے۔ ایک انگریز کاریگر نے سو سال کے بعد اس کے نئے پرزے بنائے ہیں۔ حضور نے ہاتھ میں گھڑی لیکر حاضرین جلسہ کو اس کی زیارت کروائی۔ اور ایم ٹی اے کی وساطت سے دنیا بھر کے کونے کونے میں ٹی وی سیٹوں کے سامنے بیٹھے ہوئے احمدی احباب و خواتین نے اس بابرکت اور مقدس گھڑی کی زیارت کی۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے محبت اور عقیدت سے اس گھڑی کو بوسہ دیا۔ جب حضور نے یہ گھڑی ہاتھ میں پکڑی تھی تو اس کی ٹک ٹک کی آواز مائیک میں آ رہی تھی اور ساری دنیا میں نشر ہو رہی تھی۔ حضور نے ہدایت فرمائی کہ سب احباب کو اس گھڑی کی زیارت کروائی جائے۔　(بحوالہ روزنامہ الفضل ۲۳۔ اگست ۱۹۹۹ء)

(نوٹ)　قارئین کرام! اس بابرکت یادگار گھڑی کی تصویر ٹائٹل پر ملاحظہ فرمائیں۔

"ہم تو ہر دم چڑھ رہے ہیں اک بلندی کی طرف"

رک سکا نہ کاروانِ حق کسی تدبیر سے
دیکھتے ہی رہ گئے ہو، تم اسے تحقیر سے

اِک شعاعِ نور جو مشرق سے جلوہ گر ہوئی
ہو گیا مغرب بھی روشن اس کی ہی تنویر سے

حق کے پیاسوں نے بالآخر چشمۂ حق پا لیا
اِک صدی سے لڑ رہے ہو تم عبث تقدیر سے

شیشہ و مے کی نہیں، حاجت رہی اے ساقیا
مست ہیں میخوار تیری لذتِ تقریر سے

کلمۂ محبوب ہی رکھتے ہیں ہم وردِ زباں
عشق کے مارے ہوئے ڈرتے ہیں کب تعزیر سے

اے شۂ دوراں تجھے مغرب نے بھی جزیہ دیا
کھل گئی ان پر حقیقت اِک تری تصویر سے

آ رہی ہیں نیک روحیں تیرے در پر پے بہ پے
کس قدر بے خود ہوئی ہیں وہ تیری تقریر سے

کھل گیا ہے اب زمانے پر کہ "دیں کس کا ہے دیں"
آج ہیں سب بہرہ ور اس خواب کی تعبیر سے

آج میر کارواں ہے طاہرِ عالی مقام
فاتحِ اقوامِ عالم خُلق کی شمشیر سے

"ہم تو ہر دم چڑھ رہے ہیں اِک بلندی کی طرف"
آپ نے تفصیل اس کی، سن لی ہے شبیرؔ سے

چوہدری شبیرؔ احمد

ہز ایکسلنسی جناب کونان بیدیئے صدر جمہوریہ آئیوری کوسٹ کی نمائندگی میں تقریر

از ایل۔کے۔کوفی مشیر خصوصی برائے "مذہبی امور ایسوسی ایشنز و غیر سرکاری انجمنیں"

یہ تقریر احمدیہ (--) جماعت کے سالانہ جلسہ (یکم اگست ۱۹۹۹ء) میں کی

یہ وفد جس کی سربراہی کا اعزاز ہز ایکسلنسی جناب ہنری کونان بیدیئے صدر جمہوریہ آئیوری کوسٹ نے مجھے عطا فرما کر یہاں بھیجا ہے احمدیہ .... جماعت کے جلسہ سالانہ میں شرکت کر کے بہت خوش ہے۔

"صدر مملکت کی مجھے ہدایت ہے کہ میں ان کی طرف سے آپ کی جماعت جس کے مقدس امام خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ہیں دعوت کا تہ دل سے شکریہ ادا کروں۔ آپ کی جماعت کی اس دعوت سے اس خواہش کا صدر مملکت پر واضح اظہار ہوتا ہے کہ تیسری دنیا بالخصوص آئیوری کوسٹ جیسے ممالک کو گلے لگایا جائے۔ نیز یہ آپ کے اس مصمم ارادہ کا بھی مظہر ہے کہ آپ صدر کے معاشی معاشرتی اور کلچرل ڈیویلپمنٹ پروگرام میں بھی بھرپور حصہ لینا چاہتے ہیں جو حکومت نے صدر کی راہنمائی میں آئیورین عوام کی ترقی اور خوشحالی کے لئے بہترین ماحول پیدا کرنے کے لئے جاری کیا ہے۔ ۱۹۶۳ء سے (--) جماعت احمدیہ یہاں قائم ہوئی جس نے نہ صرف دین (--) کی اشاعت کی ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ عوام کی بہبود اور خوشحالی کے لئے ضروری کوشش کی ہیں۔ اس لحاظ سے صدر ہنری کونان بیدیے بہت خوش ہیں کہ آپ آئیوری کوسٹ کو اعلیٰ ترقی پذیر نئی سوسائٹی میں بدلنے کی ان کی کاوش میں ہمسفر ہیں۔

اس عالمی جلسہ میں شرکت سے آئیوری کوسٹ کے عوام اور رہنماؤں کے اس ارادہ کا اظہار ہوتا ہے کہ وہ آپ جیسے خیر خواہوں کے ہم نوا ہیں جو اپنے خالق و مالک پر ایمان رکھتے ہیں اور بنی نوع انسان کے درمیان امن اور آشتی کا رشتہ چاہتے ہیں۔ نسلی اور کلچرل تنوع کے ملک آئیوری کوسٹ میں ہز ایکسلنسی جناب صدر ہنری کونان بیدیئے کی قیادت میں حکومت امن اتحاد اور اخوت کے اصولوں پر قائم ہے۔ عوامی امنگوں اور یقین سے ہی قومی اتحاد قائم اور مضبوط ہوا ہے۔ عموماً ہر روز ہی ساری دنیا سے طاقتور میڈیا خصوصاً ٹیلیویژن سے خانہ جنگی مار دھاڑ اور قتل و غارت کی خبریں نشر ہوتی ہیں۔ وہ عمارتیں اور تنصیبات جن کو بناتے سالہا سال لگے، تباہ

کئے جا رہے ہیں اور انسان مارے جاتے اور قبروں میں ہمیشہ کے لئے دفن کئے جا رہے ہیں۔ ہر طرف سے بھوکے بچوں کی بلبلانے کی آوازیں آتی ہیں نیز افلاس زدہ ظلم رسیدہ انسانوں کی چیخ و پکار بھی جو کہ ہجرت پر مجبور ہیں یا موت کے انتظار میں ہیں۔ خدا کی یہ غریب مخلوق جو کہ خود غرض اور حریص طبقات کا شکار ہیں کب تک اپنی نظریں ہمارے انتظار میں لگائے رکھیں گی۔ بالخصوص صدی کے اس آخر پر جبکہ شمال اور جنوب کے بعض افراد نے اتنی دولت اور ثروت جمع کرلی ہے جتنی پہلے کبھی نہ کی تھی۔

آئیوری کوسٹ ایک ایسا ملک ہے جو امن اتحاد تعاون اور اخوت کا خطہ ہے۔ یہاں اخوت کا لفظ قومی نشان پر سنہری حروف سے لکھا گیا ہے۔ اسی وجہ سے آئیوری کوسٹ اس جلسہ میں شامل ہے۔ آئیوری کوسٹ کے ہر شہری کے دل ودماغ کو یہی ماٹو (MOTO) عزیز ہے "دل میں امن۔ دماغ میں امن۔ سب شرفاء میں باہمی امن۔"

معزز اور محترم حاضرین۔

اب میں صدر ہنری کونان بید یئے اور آئیوری کوسٹ کے عوام کی طرف سے جماعت احمدیہ کی روحانی' معاشی اور معاشرتی خدمات کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں یہاں پر بہت سی (بیوت الذکر) تعمیر کرنے کے علاوہ جماعت نے ہمارے نوجوانوں کی تعلیم کے لئے بہت سے تعلیمی ادارے کھولے ہیں۔ ہمارے عوام جماعت کے میڈیکل سنٹروں سے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں جو بالخصوص آدجامے آبی جان کے گنجان آباد علاقے میں قائم ہیں۔ جماعت کے اور بھی منصوبے ہیں جن سے یقیناً ہمارے عوام استفادہ کریںگے۔

معزز اور محترم ناظرین۔

خطاب کے اختتام پر میں آپ کے غیر معمولی استقبال واکرام پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرتا ہوں۔ ہم پر یقین ہیں کہ محبت' تعاون' اور اخوت کے اصولوں کی بنیاد پر مل جل کر ہم اپنی نسلوں کے لئے ایک پرامن دنیا بنائیں گے جہاں مذہب کے ذریعے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو دوام ملے گا۔

میری دعا ہے کہ خدائے قادر و خالق ہم سب کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لے اور اس کی حفاظت اور فضل کے سائے میں اس کی تسبیح و تحمید کے لئے ایسے مواقع ہمیں بار بار نصیب ہوں۔ (لندن۔ یکم اگست ۱۹۹۹ء)

مہر صدر جمہوریہ گھانا

صدر جمہوریہ گھانا مغربی افریقہ کا

احمدیہ (--) موومنٹ کے ۳۴ ویں بین الاقوامی جلسہ سالانہ پر خیر سگالی کا پیغام

گھانا کی حکومت اور عوام کی طرف سے میں (--) تحریک احمدیت کے ۳۴ ویں جلسہ سالانہ پر تمام حاضرین کو مبارکباد دیتا ہوں۔ گھانا کا کثیر المذاہب معاشرہ متقاضی ہے کہ تمام مذاہب میں باہمی تکریم ہو اور وہ عوام کی دینی اور دنیوی بہبود کے لئے مل جل کر جدوجہد کریں۔ احمدیہ (--) مشن گھانا نے تعلیم صحت اور زراعت کے شعبوں میں حکومت کے ساتھ قابل تعریف تعاون کیا ہے نیز احمدی اپنے اخلاقی ڈسپلن اور مثبت کردار سے معاشرہ کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔

میری دعا ہے کہ آپ کا جلسہ بابرکت اور کامیاب رہے۔

فلائٹ لیفٹیننٹ جیری جان رالنگ

صدر جمہوریہ گھانا

ترجمہ: از مکرم شمیم احمد خالد صاحب (ریٹائرڈ نیول کیپٹن) وکالت تبشیر ربوہ

بقیہ از صفحہ ۱۸ :-

لگاؤ، ایک دوسرے کے برے نام بھی نہ رکھو کہ یہ فساق اور فجار کا طریق ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک خود اس میں مبتلا نہ ہو گا۔ بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو کہ سب ایک ہی چشمے سے پانی پیتے ہو۔ حضور انور نے فرمایا بھائیوں کے لفظ میں خواتین بھی شریک ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ کا ایک فقرہ ہے کہ "پلید دل سے پلید باتیں نکلتی ہیں اور پاک دل سے پاک باتیں نکلتی ہیں۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے" حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ احمدیت کے درخت کے پھل ہیں خدا کرے کہ آپ سے احمدیت اس طرح پہچانی جائے جس طرح درخت پھل سے۔ اس میں آپ کی سچائی کا گہرا دخل ہے اگر پھل میٹھا ہو گا تو پتہ لگے گا کہ درخت بھی میٹھا ہے۔ واقعتاً احمدیت کا درخت ہی وہ درخت ہے جس سے میٹھے پھل لگتے ہیں۔ خدا کرے یہ باتیں آپ کے دل میں اتر جائیں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے نکلتی ہیں۔

اس کے بعد حضور نے دعا کرائی اور اجلاس اختتام پذیر ہوا۔　　　(مرتبہ: معاون مدیر)

جلسہ سالانہ برطانیہ میں وزیر اعظم برطانیہ کا پیغام

جماعت کے مقاصد رواداری اور ہمدردی کو ہماری حمایت حاصل ہے

جماعت کا یہ ماٹو "محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں" اس سے بہتر کوئی ماٹو ہو ہی نہیں سکتا۔

وزیر اعظم برطانیہ کے خصوصی نمائندہ نے اختتامی اجلاس سے پہلے اپنے پرائم منسٹر جناب ٹونی بلیر کا پیغام پڑھ کر سنایا اور اپنے تاثرات بھی پیش کئے جس کا ترجمہ افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ نے پیش کیا مکرم امیر صاحب نے احباب جماعت کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:۔

"ابھی عزت ماب ٹونی کول مین جو پٹنی کے علاقہ (جس میں ہماری (البیت) فضل ہے کے ممبر آف پارلیمنٹ ہیں نے آپ سے خطاب کیا ہے اور آخر میں برطانیہ کے وزیر اعظم کا پیغام بھی پیش کیا ہے جو خاص طور پر انہوں نے اس جلسہ کے لئے بھجوایا تھا۔ ٹونی کول مین نے بتایا ہے کہ میں پچھلے نو سال سے آپ کے جلسوں میں شامل ہو رہا ہوں پہلے چھ سال میں ملٹن (جس علاقے میں اب جماعت احمدیہ برطانیہ کا نیا مرکز اور (البیت) تعمیر ہو رہی ہے اس علاقہ کا میں پارٹی کا لیڈر تھا۔ اس کے بعد اب دو سال سے میں ممبر آف پارلیمنٹ ہوں) اور گزشتہ دو سال سے میں بحیثیت ممبر آف پارلیمنٹ آپ کے جلسے میں شریک ہو رہا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ لوگ تو جلسے کے بعد چلے جائیں گے۔ لیکن ہم تو سارا سال ہی جماعت کے ساتھ رہتے ہیں۔ اور ہمارا اٹھنا بیٹھنا اور ملنا ملانا رہتا ہے اس سلسلے میں انہوں نے بتایا ہے کہ وہ گذشتہ چند سالوں سے کوشش کر رہے تھے کہ پاکستان میں جماعت پر جو مظالم ہو رہے ہیں اُن کا جو معاملہ ہے وہ یہاں کی پارلیمنٹ میں اُٹھایا جائے۔ چنانچہ اس سال جولائی میں انہیں اس میں کامیابی حاصل ہوئی۔ اور ہاؤس آف کامنز میں جو یہاں کا ایوان عمومی ہے اس میں پوری بحث ہوئی پاکستان میں انسانی حقوق کی، جو ہو رہی ہیں اس پر اور خاص طور پر یہ جو بحث تھی کہ جو احمدیوں پر مظالم ہو رہے ہیں۔ اُن کی جو حق تلفیاں ہو رہی ہیں ان سے جو ناانصافیاں ہو رہی ہیں اس مضمون پر تھی..... انہوں نے بتایا ہے کہ اب ایک ہفتہ ہی ہوا ہے۔ ۲۳ جولائی کو حکومت برطانیہ کے وزیر جو پاکستان کے معاملات کے وزیر ہیں۔ انہوں نے خط لکھا ہے کہ جو کچھ آپ نے اس بحث میں ہاؤس آف کامنز میں پیش کیا تھا۔ اُسے حکومت کی حمایت حاصل ہے اور حکومت اس سلسلے میں اب ...... اس معاملہ کو جنوبی افریقہ میں کامن ویلتھ میں بھی اٹھائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ان کوششوں کے نتیجہ میں میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ حالات بہتر ہو جائیں گے۔ لیکن میں آپ کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میری اور ہماری حکومت کی طرف سے یہ کوششیں جاری رہیں گی۔

اس کے بعد وزیراعظم برطانیہ کا پیغام پیش کیا گیا جس کا ترجمہ درج ذیل ہے (اصل متن انگریزی صفحہ ۳۸ پر ملاحظہ فرمادیں)

مہر وزیراعظم برطانیہ

وزیراعظم برطانیہ کا

احمدیہ ایسوسی ایشن (برطانیہ) کے جلسہ سالانہ کے لئے پیغام

احمدیہ۔۔۔ ایسوسی ایشن کے جلسہ سالانہ کے لئے نیک خواہشات کا پیغام بھیجتے ہوئے مجھے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اسلام آباد سرے میں یہ اجتماع دلچسپ اور مسرت انگیز ہوگا۔ ہر سال تقریباً سترہ ہزار افراد جماعت اس تقریب پر اکٹھے ہوتے ہیں اور اس سے برٹش کلچر کا حُسن دوبالا ہوتا ہے۔

آپکی ایسوسی ایشن کا ماٹو (MOTO) اور عقائد فی زمانہ خاص طور پر برمحل ہیں۔ کوسوو کی صورت حال کا سامنا کرتے وقت مذہبی رواداری اور دوسروں کے عقائد کی تکریم کے اصول ہمارے پیش نظر رہے۔ احمدیہ (--) ایسوسی ایشن کے ماٹو (MOTO) "محبت سب کے لئے۔ نفرت کسی سے نہیں" سے بہتر الفاظ ملنا مشکل ہیں جو ہماری ان کوششوں کو بیان کرسکیں۔

میری پُر خلوص تمنا ہے کہ جلسہ کے یہ ایام آپ کے لئے دلچسپ اور خوشیوں سے بھرپور ہوں اور آپ اس ملک میں مثبت اور بھرپور رول ادا کرتے رہیں۔ نہایت بہترین تمناؤں کے ساتھ۔

ٹونی بلیئر وزیراعظم برطانیہ

آخر میں ٹونی کول مین صاحب نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اپنی طرف سے بھی اور اپنی فیملی کی طرف سے بھی اپنی بیوی اور بچوں کی طرف سے بھی جو ساتھ آئے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ ہمیں یہاں آکر بے انتہا خوشی ہوئی ہے۔ لوگوں سے مل کر بھی اور اس ماحول میں شامل ہوکر بھی۔"

ترجمہ: از مکرم شمیم احمد خالد صاحب (ریٹائرڈ نیول کیپٹن) وکالت تبشیر ربوہ

مبارک وہ جو اب ایمان لایا

حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب لدھیانوی..........

مرتبہ:۔ ریاض محمود باجوہ صاحب

> حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
> "بطور شکر احسان باری تعالیٰ کے اس بات کا ذکر کرنا واجبات سے ہے کہ میرے اہم کام تحریر تالیفات میں خدا تعالیٰ کے فضل نے مجھے ایک عمدہ اور قابل قدر مخلص دیا ہے یعنی عزیزی میاں منظور محمد کاپی نویس جو نہایت خوشخط ہے جو نہ دنیا کے لئے بلکہ محض دین کی محبت سے کام کرتا ہے۔" ("تبلیغ رسالت" جلد ہشتم صفحہ ۷۰)

ولادت

حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب ۱۸۶۶ء میں حضرت صوفی احمد جان صاحب کے ہاں لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔(۱)

حضرت صوفی احمد جان صاحب کا خاندان جو ایک بلند پایہ بزرگ نقشبندی طریق تصوف پر کاربند تھے آپ کا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ ابتداء سے ہی تعلق تھا۔

تعلیم و تربیت

آپ کی تعلیم و تربیت اور آپ کو علم دین سکھانے کا انتظام آپ کے والد صاحب نے اچھی طرح کیا۔ اور آپ کی عملی تربیت میں انہوں نے خاص توجہ دی۔ اس طرح نہایت نیک ماحول میں حضرت پیر صاحب نے اپنی عمر کی ابتدائی منازل طے کیں۔ آپ اپنے والد صاحب سے سیکھے ہوئے اذکار و اشغال پر بطریق نقشبندیہ کاربند رہے آپ خدا تعالیٰ کی ہستی پر گہرا یقین رکھتے تھے۔(۲)

حضرت صاحبزادہ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الاول .... کے ذریعہ ریاست جموں میں محکمہ تعلیم میں بطور کلرک ملازم ہوئے۔ جب حضرت حکیم مولانا نورالدین (خلیفۃ المسیح الاول)........ جموں سے ملازمت ترک کر کے قادیان آئے تو اس کے بعد پیر صاحب بھی قادیان آ گئے۔ اور مستقل قادیان میں رہائش پذیر ہو گئے

حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیعت اور خاص امتیاز

حضرت صاحبزادہ صاحب نے ۱۸۸۴ء میں پہلی بار لدھیانہ میں حضرت

اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ ۶ فروری ۱۸۹۲ء کو حضرت اقدس کی بیعت کی سعادت پائی حضور نے آپ کو بمعہ اہل خانہ اپنے رفقاء خاص ۳۱۳ میں شامل فرمایا ضمیمہ انجام آتھم روحانی خزائن جلد۱۱ کے صفحہ ۳۲۵ پر آپ کا نام ۲۷ نمبر پر درج ہے۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر "الحکم" لکھتے ہیں:۔

"صاحبزادہ منظور محمد صاحب ...... کی تاریخ بیعت ۶ فروری ۱۸۹۲ء ہے .... یہ اس وقت جموں میں ملازم تھے اور حضرت اقدسؑ لاہور میں فروکش تھے وہاں انہوں نے بیعت کی تھی۔" (۳)

حضرت اقدسؑ کی تصانیف کی کتابت

آپ نے محض حضرت اقدسؑ کی تصانیف کے لئے کتابت سیکھی حضور کی بہت سی کتابوں کے پہلے ایڈیشن آپ ہی کے قلم سے لکھے ہوئے ہیں اور بہت دیدہ زیب اور نفیس ہونے کے علاوہ نہایت صاف اور صحیح چھپے ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس خدمت کا ذکر اپنے اشتہار ۴۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء میں یوں فرمایا:۔

"بطور شکر احسان باری تعالیٰ کے اس بات کا ذکر کرنا واجبات سے ہے کہ میرے اہم کام تحریر تالیفات میں خدا تعالیٰ کے فضل نے مجھے ایک عمدہ اور قابل قدر مخلص دیا ہے یعنی عزیزی میاں منظور محمد کاپی نویس جو نہایت خوشخط ہے جو نہ دنیا کے لئے بلکہ محض دین کی محبت سے کام کرتا ہے اور اپنے وطن سے ہجرت کرکے اسی جگہ قادیان میں اقامت اختیار کی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کی بڑی عنایت ہے کہ میری مرضی کے موافق ایسا مخلص سرگرم مجھے میسر آیا ہے کہ میں ہر ایک وقت دن کو یا رات کو کاپی نویسی کی خدمت اس سے لیتا ہوں اور وہ پوری جاں فشانی سے خدا تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اس خدمت کو انجام دیتا ہے یہی سبب ہے کہ اس روحانی جنگ کے وقت میں میری طرف سے دشمنوں کو شکست دینے والے رسالوں کے ذریعہ سے تابڑتوڑ مخالفوں پر فیر ہو رہے ہیں۔ اور در حقیقت ایسے موید اسباب میسر کر دینا یہ بھی خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہے جس طرف سے دیکھا جائے تمام نیک اسباب میرے لئے میسر کئے گئے ہیں اور تحریر میں مجھے وہ طاقت دی گئی ہے کہ گویا میں نہیں بلکہ فرشتے لکھتے جاتے ہیں گو بظاہر میرے ہی ہاتھ ہیں۔" (۴)

مصلح موعود کے بارہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی شہادت

مکرم بابو نذیر احمد صاحب آف لاہور نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے متعلق اپنے ایک مضمون میں تحریر فرمایا کہ:۔ "حضرت ......ایدہ اللہ تعالیٰ کے مصلح

موعود ہونے کے متعلق شاید بجز حضرت خلیفہ اول ...... کے حضرت پیر صاحب کو جماعت بھر میں اولیت حاصل تھی۔ آپ نے حضور کے مصلح موعود ہونے کے متعلق حضرت خلیفہ اول ...... سے تحریر لے لی تھی۔ جسکا عکس سلسلہ کے لٹریچر میں محفوظ ہے۔ ۲۳۔ اگست ۱۹۱۴ء میں آپ نے رسالہ نشان فضل بجواب رسالہ المصلح الموعود شائع فرمایا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مصلح موعود ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے حوالے جمع فرمائے۔ ایک بار غالباً آپ نے (البیت) میں حضور ایدہ اللہ کو توجہ بھی دلائی تھی کہ حضور ہی مصلح موعود ہیں۔ اور حضرت پیر صاحب کی پرانی سے پرانی قلمی تحریروں میں بھی لکھا ہے۔ "حضرت خلیفۃ المسیح ثانی المصلح الموعود" (۵)

حضرت صاحبزادہ صاحب نے رسالہ "تشحیذ الاذہان" میں پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق دو اور معرکتہ الآراء مضمون بعنوان "پسر موعود" اور "قدرت ثانیہ" بھی تحریر فرمائے جو اس بحث کے لئے ریسرچ میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے حضرت خلیفتہ المسیح الاول ...... کی وفات سے چھ ماہ قبل آپ سے عرض کی:-

> "مجھے آج حضرت اقدسؑ کے اشتہارات پڑھ کر پتہ مل گیا ہے کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں۔ اس پر حضرت خلیفہ اول .... نے فرمایا۔ ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں۔"

پیر صاحب نے یہی الفاظ لکھ کر تصدیق کے لئے پیش کئے تو حضرت خلیفہ اول ...... نے ان پر تحریر فرمایا۔

"یہ لفظ میں نے برادرم پیر منظور محمد سے کہے ہیں۔ نور الدین ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء" (۶)

حضرت پیر صاحب فرماتے ہیں کہ ۱۱ ستمبر ۱۹۱۳ء کی شام کے بعد حضرت خلیفۃ المسیحؓ گھر میں چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں پاؤں سہلانے لگ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد بغیر کسی گفتگو اور تذکرہ کے خود بخود فرمایا۔ "ابھی یہ مضمون شائع نہ کرنا۔ جب مخالفت ہو اس وقت شائع کرنا۔" (۷)

ایک خدمت ایک سعادت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی منظوری سے آپ نے صاحبزادگان اور صاحبزادیوں کو قرآن شریف ناظرہ پڑھایا اور انہی کی تعلیم کی غرض سے "یسرنا القرآن" کا مشہور و معروف قاعدہ ایجاد کیا۔ جس کے ذریعہ نہ صرف برصغیر بلکہ بیرونی ممالک کے لاکھوں ان پڑھ لوگوں کو قرآن کریم پڑھنے کی توفیق ملی اور اس وقت تک اس کے بہت سے ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ اس قاعدہ کی تعریف میں حضورؑ نے ۱۹۰۱ء میں اپنی اولاد کی آمین میں فرمایا۔

"پڑھایا جس نے اس پر بھی کرم کر ۔۔۔ جزا دے دین اور دنیا میں بہتر
رہ تعلیم اک تو نے بتا دی ۔۔۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی"

نیز اپنے قلم مبارک سے لکھا:۔

"قاعدہ یسرنا القرآن بچوں کے لئے بے شک مفید چیز ہے اس سے بہتر اور کوئی طریقہ تعلیم خیال میں نہیں آتا۔" (۸)

اس قاعدہ کا سارا فنڈ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی .... کے نام وقف کر دیا تھا۔
اس قاعدہ کو بہت سے تاجروں نے اپنے نام سے چھپوالیا۔ لیکن کسی کو آپ نے کوئی قانونی نوٹس نہ دیا جبکہ آپ ایسا کر سکتے تھے۔ اور یہی خیال کیا کہ چلیں اس طرح اشاعت قرآن بڑھ رہی ہے۔ (۹)

آپ کی مالی قربانیاں

محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صوبائی امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب حضرت پیر صاحب کے انفاق فی سبیل اللہ کے جذبہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

حضرت پیر منظور محمد صاحب .... قاعدہ یسرنا القرآن کے موجد تھے۔ اس قاعدہ کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ سینکڑوں روپے ماہوار اس زمانہ میں آپ کی آمد ہوتی لیکن آپ کی دین کے لئے قربانی کا یہ حال تھا کہ صرف ۳۰ روپے ماہوار اپنے اخراجات کے لئے رکھتے اور باقی سب حضرت مصلح موعود کی خدمت میں اشاعت قرآن اور اشاعت (دین) کے لئے بھیج دیتے۔ ۱۹۴۰ء کے بعد جب گرانی ہو گئی تو ۴۰ روپے ماہوار رکھنے شروع کر دیئے اور ایک سال میں دس ہزار روپیہ خدمت دین کے لئے دیا۔ وہ خود ٹانگوں سے معذور ہو جانے کی وجہ سے باہر نہیں آسکتے تھے اس لئے یہ عاجز ان کی خدمت میں ان کے مکان پر ہی حاضر ہوتا رہتا اور ان کی باتوں سے لطف اٹھاتا تھا۔ صرف ایک کمرہ تھا جس میں ان کی چارپائی بھی ہوتی تھی اور ان کا کلرک بھی بیٹھتا تھا۔ وہی سونے کا کمرہ تھا' وہی بیٹھک اور وہی دفتر اس میں سارا پڑا ہوا سامان چالیس پچاس روپے سے زیادہ کا نہ ہوتا تھا۔ لیکن ایک ایک سال میں دس دس ہزار روپیہ سلسلہ کی ضروریات کے لئے بھیج دیتے تھے۔ وہ اگر چاہتے تو عالیشان مکان بنا لیتے اور اسے اچھی طرح سے سجا لیتے لیکن اپنی ذات کے لئے سادگی اور دین کے لئے قربانی کا جذبہ اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ اسی کی تسکین میں لذت پاتے تھے اور خود کو فراموش کئے ہوئے تھے۔" (۱۰)

وفات

حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب کی وفات ۲۱ جون ۱۹۵۰ء کو ربوہ میں ہوئی۔ اور بہشتی مقبرہ قطعہ رفقا میں تدفین ہوئی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمات اور خصائل و اوصاف

حضرت مصلح موعود .... نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ جون ۱۹۵۰ء میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی وفات پر فرمایا:۔

"پیر منظور محمد صاحب جنہوں نے قاعدہ یسرنا القرآن ایجاد کیا تھا وہ پرسوں فوت ہو گئے ہیں۔ پیر صاحب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے رفیق تھے اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول .... کے سالے تھے۔ ہم جتنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد ہیں پیر صاحب ان کے استاد بلکہ ہم تینوں بھائیوں اور ہماری بہن مبارکہ بیگم کو قرآن کریم پڑھانے کے زمانہ میں ہی انہوں نے قاعدہ یسرنا القرآن ایجاد کیا تھا۔" (۱۱)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے آپ کی وفات پر لکھا:۔

"حضرت پیر منظور محمد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت کا بہت موقع ملا ہے۔ اور اسی شوق میں انہوں نے خوش نویسی سیکھی تا کہ حضور کی کتابوں کی کتابت حضور کے منشاء کے مطابق بہترین صورت میں ہو سکے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی کتابوں کے ایڈیشن اول پیر صاحب مرحوم ہی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں۔ اور ان کی کتابت کی خوبی اور دیدہ زیبی ظاہر و عیاں ہے۔ اس کے بعد جب پیر صاحب مرحوم جوڑوں کے درد کی وجہ سے معذور ہو گئے۔ تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منظوری سے حضور کے بچوں کو پڑھانا شروع کیا۔ چنانچہ ہم سب بہن بھائیوں کو پیر صاحب نے ہی قرآن کریم ناظرہ پڑھایا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مشہور نظم آمین میں پیر صاحب کے طریقہ تعلیم کی بہت تعریف فرمائی ہے .... قاعدہ یسرنا القرآن جس نے بعد میں اتنی شہرت حاصل کی وہ ہم بہن بھائیوں کی تعلیم کی غرض سے ہی ایجاد کیا گیا تھا۔ اور خدا کے فضل سے اس قاعدہ کو اتنی مقبولیت حاصل ہوئی ہے کہ لاکھوں احمدیوں اور غیر احمدیوں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے اور اس وقت تک اس کے بے شمار ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

وفات کے وقت حضرت پیر منظور محمد صاحب کی عمر غالباً چوراسی سال کی تھی۔ آپ کے مزاج میں تصوف بہت غالب تھا مگر اس کے ساتھ زندہ دلی بھی بہت تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول .... اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی .... کے ساتھ خاص عقیدت رکھتے تھے .... میں اس وقت بستر میں بیمار پڑا ہوں۔ اس لئے زیادہ نہیں لکھ سکتا۔ انشاء اللہ پھر کبھی موقعہ ملا تو حضرت پیر صاحب مرحوم کے متعلق تفصیل سے لکھوں گا کیونکہ مجھ پر ان کا دوہرا حق ہے۔ ایک ان کے قدیمی رفیق ہونے کا اور دوسرے استاد ہونے کا۔" (خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۱ جون ۱۹۵۰ء) (۱۲)

آپ کی وفات پر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے آپ کی صاحبزادی حضرت ام داؤد صاحبہ کو جو تعزیتی خط لکھا اس میں تحریر فرمایا:۔

"پیر جی کا خاص اپنا طریق تعلیم۔ کھیل کھیل میں پڑھانا' ہر بات بتانا چیزیں بنا کر دکھانا' ایک ایک بات یاد آ رہی ہے ...... ایک سایہ رحمت تھا وہ بھی رخصت ہوا۔ اللہ تعالیٰ .... مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام بخشے۔ آمین" (۱۳)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب پیر صاحب کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

"حضرت پیر صاحب میرے ہم عمر تھے۔ ان کے والد بزرگوار کو یہ شوق تھا کہ اپنے بچوں کے نام بحساب ابجد تاریخی طور پر رکھا کریں پس منظور محمد کے حروف سے ان کی پیدائش کا سن معلوم ہو سکتا ہے ...... حضرت پیر منظور محمد صاحب مرحوم خاموش طبیعت آدمی تھے۔ اپنے نیکی کے کاموں میں مصروف رہتے .... وہ خود اپنی زندگی نہایت سادہ طریق پر گذارتے تھے۔ بہت معمولی طور پر کھانے اور پہننے کا خرچ ہوتا تھا۔ حضرت پیر صاحب مرحوم سادہ زندگی بسر کرنے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کے سچے عامل تھے

نگار من ہمی خواہد تہی دستان عشرت را۔" (۱۴)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"کتابت کے کام سے وہ پہلے واقف نہ تھے البتہ ان کا خط اچھا تھا....... کتابت سیکھنے کا خیال ان کو اس وجہ سے ہوا کہ جو کاتب باہر سے آتے تھے۔ بعض اوقات حضرت کو اپنے غیر ضروری مطالبات سے اور وقت پر کام کو پورا نہ کرنے کی تکلیف دیتے تھے۔ انہوں نے کسی استاد سے یہ فن نہیں سیکھا تھا۔ خود ہی مشق کی اور اخبار الحکم میں کبھی کبھار لکھنا شروع کیا اور پھر وہ خود ایک رسم الخط کے موجد ہو گئے .... انہوں نے جس فضا اور ماحول میں جنم لیا اور پروان چڑھے وہ اللہ والوں کا خاندان تھا اور تصوف میں مشہور تھا۔ اس لئے ان پر تصوف غالب تھا۔ ایک وقت انہوں نے ترک دنیا پر ایک کتاب لکھی تھی اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ملفوظات اس خصوص میں جمع کئے تھے۔ اس لئے ان کی زندگی ایک ایسا رنگ رکھتی تھی کہ وہ دنیا میں رہتے ہوئے اس میں نہ تھے۔ ان کا عمل اس پر تھا۔ کُنْ فِی الدُّنیا کَاَنَّکَ غَرِیبٌ او عَابِرُ سَبِیْلٍ۔

ابتدائی عمر میں وہ اپنے طریقہ کے مجاہدات بھی کرتے رہے۔ مگر حضرت منشی احمد جان....... اور ان کی اولاد اور ان کے مریدوں میں صوم و صلوۃ کی پابندی پر صوفیانہ اشکال کی بجائے زہد پر زور دیا جاتا تھا اور لدھیانہ کی جماعت میں بڑی تعداد ان کے مریدوں کی داخل ہوئی۔" (۱۵)

آپ کی تصانیف

(۱) پسر موعود (۲) قدرت ثانیہ (خلافت) (۳) نشان فضل (۴) قاعدہ یسرنا القرآن (۵) قرآن مجید بطرز قاعدہ یسرنا القرآن (۶) حمائل شریف (نایاب) آپ کی ایک پنجابی نظم بعنوان "مرزا صاحب مہدی" بھی چھپی تھی۔

حضرت صاجزادہ صاحب کے خاندانی کوائف

آپ کے والد محترم حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی تھے۔ جن کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو جب ۱۸۸۴ء میں پہلی بار دیکھا تو پہچان گئے کہ یہ چہرہ کسی مامور من اللہ کا ہے اور اپنے ان پاکیزہ جذبات و خیالات کا اظہار یوں فرمایا:۔

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ   تم مسیحا بنو خدا کے لئے

اگرچہ آپ کو ظاہری بیعت کرنے کا موقعہ نہ ملا تھا کیونکہ آپ حج کعبہ سے واپسی کے بعد وسط دسمبر ۱۸۸۵ء میں وفات پا گئے تھے پھر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو اپنے رفقاء ۳۱۳ میں شامل فرمایا۔

حضرت (صاجزادہ صاحب۔ ناقل) کی والدہ محترمہ کا نام قمر جان صاحبہ تھا جو اسد اللہ خان صاحب قوم مغل کی صاجزادی تھیں۔

آپ ۱۳۔ جنوری ۱۹۱۶ء کو وفات پا گئی تھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں اور آپ کا وصیت نمبر ۱۲۰ تھا جو آپ کی ۱۹۰۶ء میں تحریر کردہ وصیت فارم میں درج ہے۔

(ریکارڈ بہشتی مقبرہ ربوہ)

حضرت صاجزادہ صاحب نے جب جون ۱۹۰۶ء میں اپنی وصیت تحریر فرمائی تو اپنے بھائی اور بہنوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ ایک بہن بڑی عمر میں اور ایک شیر خوارگی میں فوت ہوئیں اور تین بہنیں اور ایک بھائی زندہ ہے۔

آپ کے بڑے بھائی صاجزادہ پیر افتخار احمد صاحب لدھیانوی تھے۔ ان کے حالات ماہ نامہ ''انصار اللہ'' ربوہ ماہ مئی ۱۹۹۹ء میں شائع ہو چکے ہیں آپ ۸ جنوری ۱۹۵۱ء میں فوت ہوئے۔ موصی تھے بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

جو بہنیں زندہ تھیں ان میں ایک کا نام مختاراں بیگم صاحبہ تھا (زوجہ منشی غلام قادر فصیح صاحب) ۲۹ دسمبر ۱۹۱۶ء میں ان کی وفات ہوئی۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔ (ریکارڈ بہشتی مقبرہ ربوہ)

دوسری بہن کا نام حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ تھا جو حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول .... کی اہلیہ تھیں۔

انہیں ایک خاص امتیاز یہ حاصل تھا کہ بیعت اولیٰ کے موقعہ پر عورتوں میں سب سے پہلے آپ کو بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تجویز پر ہی ان کا رشتہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول .... سے طے ہوا تھا۔ اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک خط میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول .... کو ان کے متعلق لکھا:۔

"خدا تعالیٰ آپ کے لئے یہ بہت مبارک کرے۔ میں نے اس محلہ میں خاص صاحب اسرار واقف لوگوں سے اس لڑکی کی بہت تعریف سنی ہے کہ بالطبع صالحہ، عفیفہ و جامع فضائل محمودہ ہے۔" (۱۶)

حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ اماں جی کے نام سے معروف تھیں

۷۔ اگست ۱۹۵۵ میں بعمر ۸۳ سال وفات پائی۔ آپ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

تیسری بہن غفور بیگم صاحبہ تھیں۔ ۱۴۔ اپریل ۱۹۵۷ء میں فوت ہوئیں۔ آپ بھی موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کے اہل خانہ کے ذکر میں آپ کی اہلیہ محمد نساء عرف محمدی بیگم صاحبہ کا مختصر تعارف یہ ہے کہ آپ محمد وزیر خاں صاحب قوم علی زئی افغان کی صاحبزادی تھیں۔

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب...... ایڈیٹر الحکم فرماتے ہیں:۔

"حضرت آدم بنوریؒ کے خاندان سے تھیں جو حضرت مجدد الف ثانیؒ کے خلفاء میں بہت بلند مقام رکھتے تھے۔ حضرت آدم بنوریؒ کے خدام کا سلسلہ ہندو پنجاب سے نکل کر عرب تک پہنچا ہوا تھا۔ "انفاس العارفین" میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے ان کی بہت تعریف کی ہے۔" (۱۷)

پیر صاحب کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آپ کو بھی ۲۳ جون ۱۹۰۶ء میں وصیت کے مبارک آسمانی نظام سے منسلک ہونے کی توفیق ملی۔ آپ کی وفات ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۸ء کو ہوئی۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔ (ریکارڈ بہشتی مقبرہ ربوہ) آپ کے بطن مبارک سے ایک بیٹا (جو چھوٹی عمر میں فوت ہو گیا تھا)۔ اور دو بیٹیاں تھیں۔

۱۔ حضرت سیدہ صالحہ خاتون صاحبہ اہلیہ حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب..... آپ کے حالات میں تاریخ احمدیت جلد ۱۷ کے صفحہ ۸۴ پر لکھا ہے کہ:۔

"آپ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ آپ کی شادی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبل از وقت بذریعہ رویا بشارت دی گئی اور حضورؑ کی تجویز اور تحریک پر ہی یہ رشتہ طے ہوا تھا۔ یہ آسمانی بشارت اگلے ہی دن ۵ فروری ۱۹۰۶ء کو پوری ہو گئی جبکہ حضرت مولانا نورالدین صاحب بھیروی .... نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں آپ کے نکاح کا اعلان کیا۔" آپ کو خدا تعالیٰ نے نہایت مبارک خدمت دین کا درد رکھنے والی صالح اولاد سے نوازا آپ کے بطن مبارک سے سات بچے پیدا ہوئے جن کی

تفصیل "شجرہ مبشرہ" میں مذکور ہے۔ آپ حضرت ام داؤد کے نام سے بھی معروف تھیں۔
آپ رفیقہ حضرت مسیح موعودؑ ہونے کے علاوہ موصیہ بھی تھیں اور کشف و رؤیا صادقہ کی نعمت سے بھی خدا تعالیٰ نے آپ کو نوازا تھا۔ آپ ۸ ستمبر ۱۹۵۳ء کو رتن باغ لاہور میں بقضائے الٰہی وفات پا گئی تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ احاطہ خاص میں مدفون ہیں۔
تفصیلی حالات کے لئے ملاحظہ ہو "تاریخ احمدیت" جلد ۱۷ صفحہ ۸۳ تا صفحہ ۹۰ اور "تاریخ لجنہ اماء اللہ" جلد دوم صفحہ ۳۵۲ تا ۳۵۹۔

۲۔ صاحبزادی حامدہ خاتون صاحبہ۔ آپ کی شادی حضرت سردار کرمداد خاں صاحب سے ہوئی تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رفیق تھے۔ چوہدری مظفرالدین بنگالی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز آپ ہی کے داماد تھے۔ آپ ۵ نومبر ۱۹۲۴ء کو قادیان میں فوت ہوئیں۔ آپ بھی موصیہ تھیں وصیت نمبر ۱۴۴۲ تھا۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں:۔
آپ کی وفات کی خبر الفضل ۸ نومبر ۱۹۲۴ء کے صفحہ ایک پر درج ہے۔

حوالہ جات

(۱) تاریخ احمدیت جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۱ (۲) الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۵۰ء صفحہ ۴ (۳) الفضل ۲۱ جولائی ۱۹۵۰ صفحہ ۴ (۴) تبلیغ رسالت جلد ہشتم صفحہ ۷۰ (۵) الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۵۰ء صفحہ ۴ (۶) حیات نور صفحہ ۳۹۹ مؤلفہ مولانا شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ (سابق سوداگر مل) لاہور (۷) رسالہ پسر موعود صفحہ ۲۷ (۸) تاریخ احمدیت جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۲۔ ۲۴۳ (۹) الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۵۰ء صفحہ ۴ (۱۰) ماہنامہ انصار اللہ ربوہ اپریل ۱۹۶۹ء صفحہ ۲۱ (۱۱) الفضل ۵ جولائی ۱۹۵۰ صفحہ ۵ (۱۲) الفضل ۲۳ جون ۱۹۵۰ء صفحہ ۲ (۱۳) الفضل ۴ جولائی ۱۹۵۰ء صفحہ ۲ (۱۴) الفضل یکم جولائی ۱۹۵۰ء صفحہ ۲ (۱۵) الفضل ۲۱ جولائی ۱۹۵۰ء صفحہ ۴ (۱۶) اخبار الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۴ کالم ۲ (۱۷) اخبار الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱

دعائے مغفرت

محترم چوہدری ظفراللہ خاں صاحب آف چک نمبر۹ پنیار ضلع سرگودھا مورخہ ۱۴۔ ستمبر ۱۹۹۹ء کو بعمر ۶۷ سال وفات پا گئے ہیں۔ آپ مقامی جماعت کے نائب صدر اور مجلس انصار اللہ ضلع سرگودھا کے نائب ناظم عمومی تھے۔ دعوت الی اللہ میں دلچسپی رکھتے تھے۔ دو ماہ قبل معلم صاحب کے ہمراہ دعوت الی اللہ کے لئے چک ۱۰۔ ایم۔ ایل گئے۔ واپسی پر حادثہ میں ٹانگ ٹوٹ گئی۔ پی۔ اے۔ ایف ہسپتال سرگودھا میں اپریشن ہوا۔ مورخہ ۱۳۔ ستمبر کو چیک اپ کے لئے ہسپتال جا رہے تھے کہ برین ہیمرج سے وفات پا گئے۔ آپ کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ احباب جماعت سے موصوف کی مغفرت اور جملہ اعزّہ و اقارب کے صبر و جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

REPUBLIC OF GHANA

THE CASTLE
OSU
ACCRA

22 July, 1999

A GOODWILL MESSAGE TO THE 34TH INTERNATIONAL ANNUAL CONVENTION OF THE AHMADIYYA MOVEMENT IN ......

On behalf of the Government and People of Ghana, I greet all participants at the 34th International Annual Convention of the Ahmadiyya Movement in ......

Ghana's multi-religious society reminds us of the need for mutual respect among faiths, and of a shared commitment towards the material and spiritual betterment of the lives of our people.

The Ahmadiyya .... Mission in Ghana has played a commendable role in the areas of education, health and agriculture to supplement Government's efforts. Moreover, its members continue to distinguish themselves by their moral discipline and positive contribution to the progress of communities.

I wish your Convention blessings and success in your deliberations.

J.J. Rawlings

FLT. LT. JERRY JOHN RAWLINGS
PRESIDENT
REPUBLIC OF GHANA

Message to the Annual Convention of the Ahmadiyya .... Association

I am delighted to send my best wishes to the Annual Convention of the Ahmadiyya ....Association. It promises to be an exciting and enjoyable gathering to be held in Islamabad in Surrey. Each year this gathering attracts up to 17,000 members of the community and is an event which enriches the culture of British Society.

This year the motto and beliefs of the association are particularly timely. Our belief in tolerance and respect for other's beliefs were at the forefront of our deliberations when dealing with the situation in Kosovo. The Ahmadiyya ....Association's motto of 'Love for all, Hatred for none' could not be a more fitting way in which to sum up what we are striving for.

I sincerely hope that you all have an interesting and enjoyable few days at your convention and that you continue to play a positive and fulfilling role in this country.

With very best wishes

Tony Blair

Speech made on behalf of His Excellency Mr Henri Konan Bédié, the President of the Republic of the Ivory Coast,

by the Honourable L.K. Koffi,
Special Counsellor for Religious Affairs, Associations and Non-Governmental Organisations,

on the occasion of the International Convention of the Ahmadiyya ..... Community, 1st of August 1999.

"The delegation that His Excellency Mr Henri Konan Bédié, the President of the Republic of the Ivory Coast, has asked me to lead here, to London, are particularly glad to be at this International Convention of the Ahmadiyya ..... Community.

The Head of State has instructed me to warmly thank your community which is under the authority of the Khalifa Mirza Tahir Ahmad, your respected Guide, for the kind invitation the latter has extended to him. Through this, the Président Henri Konan Bédié sees the willingness of your organisation to open up more and more to countries of the Third World, the Ivory Coast being high up amongst them. This has also shown him your determination to significantly reinforce your dynamic contribution to the programme of economic, social and cultural development undertaken by the Government under his auspices, with the aim to create the best possible conditions for progress and shared happiness for Ivorian citizens. Ever since its establishment in 1963, the activities of the Ahmadiyya .... Community, apart from the spreading of the Islamic faith, integrate that which is for every man the essential element: access to well-being, and good living. In this context, the President, Mr Henri Konan Bédié, is happy to know that you share his ambition to guide his country to a new society standing on the latest frontiers of development.

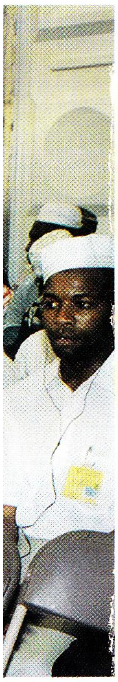
The presence of the Ivory Coast at this international convention shows the desire of our country and its leaders to be by the side of all well-wishers who share devotion for God, Our Creator, and love for mankind and who aspire to peace and concord between all peoples of the world.

In the Ivory Coast, in view of our ethnic and sociological diversity, the authorities headed by His Excellency the President, Mr Henri Konan Bédié, have always centred their actions round notions of peace, unity and brotherhood. National unity has been moulded and reinforced through time by the sheer strong will and deep conviction of our people.

All day long throughout the world, powerful media, and in particular, television, transmit tragedies, civil wars and their trails of destruction of material properties that had taken years to build, loss of human life, which is, alas, forever buried in the depths of sepulchres... from all quarters come the painful cries of famished children, of ragged, starving, scrawny old people, victims of hair-raising atrocities, condemned to either perpetual wandering or certain death! How much longer will these poor creatures of God, the resigned prey of the selfishness and ambition of men, continue to look up at us with eyes of poignant despair, at the end of this century before which rarely had individuals, both in the North and the South, accumulated so much wealth and riches?

A haven of peace, solidarity, dialogue and brotherhood, the Ivory Coast stands as a country of tolerance where all religions coexist, and where the word 'brotherhood' is inscribed in golden letters on its national anthem. Therein lies the foremost reason for the presence of the Ivory Coast at this convention. The postulate dear to the heart of every Ivorian is one which is oft repeated, and can be summarised as follows: "Peace of heart, peace of mind, peace between all men of good will."





Honourable and distinguished guests!

I would now like to express the gratitude of the President Mr Henri Konan Bédié and of the people of the Ivory Coast to the Ahmadiyya Community for its eminent role in the spiritual, economic and social development of our country. In addition to the building of numerous mosques, this community has graciously opened several educational institutions for our youth. Our population also benefits from the medical care provided by different dispensaries, in particular in Adjamé, one of the most populated regions of Abidjan. The community has other projects in the pipeline, from which, we are convinced, our people will greatly benefit.

Honourable and distinguished guests!

At the end of my address, I wish to express the joy and pleasure I feel from the exceptional quality of your welcome. We have the firm conviction that united in the same effort, around ideals of love for all, of harmony and of brotherhood, we will be able to create a world of peace by gladly opening the way for future generations, and to eternalise, through religion, the teachings of the Holy Prophet Mohammad. (s.a.w.)

May God Almighty, Our Creator, envelope each and every one of us in His Grace, so that many such occasions always be given us, under His protection and mercy, to magnify and glorify Him."

London, England, 1st of August 1999.

انتخاب از کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آسمان پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے — ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج — نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

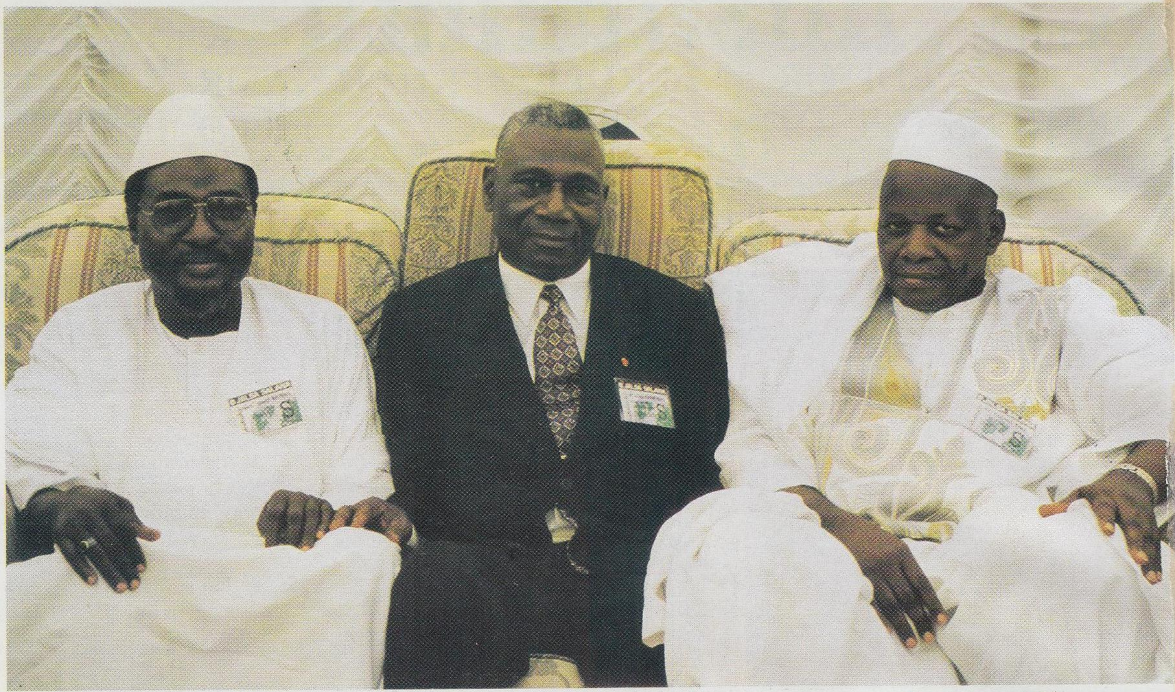
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع — پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

باغ میں ملّت کے ہے کوئی گُلِ رعنا کھلا — آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار

ہر طرف ہر ملک میں ہے بت پرستی کا زوال — کچھ نہیں انساں پرستی کو کوئی عزّ و وقار

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے — وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار

اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا — پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار



آئیوری کوسٹ کے وزیر مذہبی امور (درمیان میں)

مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر جماعت احمدیہ غانا کے ساتھ (دائیں طرف)



جلسہ گاہ کی ایک خصوصی نشست گاہ - نمائندگان وفود

Monthly **Ansarullah** Rabwah
EDITOR : NASRULLAH KHAN NASIR
Regd. No. CPL – 92 October, 1999.

جلسہ سالانہ ۱۹۹۹ء یو-کے کا ایک بیرونی منظر



اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں کار پارکنگ اور جلسہ گاہ

